رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۳۵

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

الفضل

قادیان

ایڈیٹر:- غلام نبی

تار کا پتہ الفضل قادیان

The ALFAZL QADIAN.

نمبر ۴۴	۲۹ جمادی الثانی ۱۳۵۳ھ	یوم سہ شنبہ	مطابق ۹ اکتوبر ۱۹۳۴ء	جلد ۲۲

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق آج ۸ اکتوبر سنالی ضلع کانگڑہ سے آمدہ اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور منگل کی شام کو قادیان رونق افروز ہونگے۔ انشاء اللہ تعالےٰ ؛

خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں خدا تعالےٰ کے فضل سے خیر وعافیت ہے ؛

نظارت دعوت وتبلیغ کی طرف سے حکیم مولوی قطب الدین صاحب کو سجان پور بغرض تبلیغ روانہ کیا گیا ہے ؛

مولوی محمد یعقوب صاحب اسسٹنٹ ایڈیٹر الفضل کی اہلیہ بیمار ہیں۔ احباب صحت کے لئے دُعا کریں ؛

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

خُدا نے انسان کو مہذب پیدا کیا

(فرمودہ ۸ اکتوبر ۱۹۰۲ء)

عرض کیا گیا۔ کہتے ہیں انسان پہلے وحشی تھا۔ پھر ترقی کرتے کرتے تہذیب کے درجہ پر پہنچا ہے۔ اس کے متعلق فرمایا:-

"جب ہم انسان کو مہذب دیکھتے ہیں۔ تو کیوں اس کی جڑ تہذیب نہ بتائیں۔ قرآن شریف سے تو یہی معلوم ہوتا ہے۔ کہ لقد خلقنا الانسان فی احسن تقویم۔ ثم رددناہ اسفل سافلین اس سے صاف معلوم ہوتا ہے۔ کہ پیچھے وحشی بن گئے۔ میں کہتا ہوں کہ کیا خدا تعالےٰ کو پہلے عمدہ نمونہ دکھانا چاہیئے تھا۔ یا خراب۔ خدا نے بُرا بنایا تھا۔ اور پھر گھس گھس کر خود عمدہ بن گیا یہ خدا تعالےٰ کی شان میں گستاخی اور توہین ہے۔ اس کی تو وہی مثال ہے۔ جو مثنوی میں ایک بہرہ کی حکایت لکھی ہے۔ کہ وُہ کسی بیمار کی عیادت کو گیا۔ اور خود ہی تجویز کر لیا۔ کہ پہلے مزاج پوچھونگا۔ وُہ کہیگا اچھا ہے۔ میں کہونگا الحمد للہ۔ اور پھر میں پوچھوں گا۔ کہ آپ کیا کھاتے ہیں۔ تو وُہ چونکہ بیمار ہے۔ یہی کہے گا۔ کہ مونگ کی دال کھاتا ہوں۔ میں کہونگا بہت اچھا ہے۔ اور پھر پوچھوں گا۔ طبیب کون ہے۔ وُہ کہیگا کہ فلاں ہے۔ میں کہوں گا۔ خوب ہے دست شفا ہے۔ لیکن جب وہاں گئے۔ تو

بہرہ (مریض سے) آپکا مزاج کیسا ہے؟ مریض:- مر رہا ہوں ؛

بہرہ:- الحمد للہ

بہرہ (مریض سے) آپ کی غذا کیا ہے؟ مریض:- خونِ جگر ؛

بہرہ:- بہت اچھی غذا ہے ؛

بہرہ (مریض سے) طبیب کون ہے؟ مریض:- ملک الموت ؛

بہرہ:- طبیب اچھا ہے۔ دست شفا ہے ؛

ان لوگوں کی بھی کچھ ایسی حالت ہے"؛

(الحکم ۱۷ اکتوبر ۱۹۰۲ء)

اخبار احمدیہ

جماعت احمدیہ سامانہ کا سالانہ جلسہ

۱۹-۲۰-۲۱-۲۲- اکتوبر ۱۹۳۴ء کو قرار پایا ہے۔ ملحقہ جماعتوں کے احمدی احباب خصوصاً ممبران انصار اللہ ضرور شامل ہوں۔ تشریف لانے والے احباب بستر ہمراہ لائیں۔ قیام و طعام کا انتظام انجمن ہذا کے ذمہ ہوگا
خاکسار خلیل الرحمٰن سیکرٹری تبلیغ سامانہ۔ ریاست پٹیالہ

اعلان بیعت

میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت سچے دل سے قبول کرتا ہوں۔ کیونکہ مجھ کو آپ کی صداقت پر یقین حاصل ہو چکا ہے۔ خاکسار محمد شفیع ولد فوجدار خان ساکن نوشہرہ ککے زئیاں۔ حال لاہور

درخواست ہائے دُعا

(۱) حسن ابدال میں پہلے ہم صرف تین احمدی تھے۔ چند روز سے ایک اور صاحب نے احمدیت کا اعلان کیا۔ اور بیعت کا خط تحریر کر دیا ہے۔ جس کی وجہ سے ان کے والد نے انہیں گھر سے نکال دیا ہے۔ بیوی بچے ان سے چھین لئے ہیں۔ احباب سے درخواست ہے کہ ان کی استقامت کے لئے دُعا فرمائیں۔ خاکسار ولی محمد احمدی از حسن ابدال (۲) بندہ عرصہ سے ایک مقدمہ میں مبتلا ہے۔ احباب دُعا کریں۔ اللہ تعالےٰ میری پریشانیوں کو دور کرے۔ خاکسار حکیم نصیر الدین از امرت سر (۳) میرا بھائی چراغ الدین سخت بیمار ہے۔ صحت کے لئے دُعا کی جائے۔ خاکسار عبد الواحد از قادیان (۴) میرے والد ملک عنایت اللہ خانصاحب خوشاب درد ریح سے سخت بیمار ہیں۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی اور موصی ہیں۔ احباب دعائے صحت کریں۔ خاکسار ملک نصر اللہ خان۔ خوشاب۔ (۵) میری اہلیہ چند یوم سے بیمار ہے۔ احباب دعائے صحت کریں۔ خاکسار حافظ مبین الحق شمس از امرت سر (۶) میرا لڑکا منیر احمد قمر بیمار ہے۔ احباب صحت کے لئے دُعا فرمائیں۔ خاکسار محمد فضل الٰہی از سیالکوٹ (۷) احباب دُعا کریں۔ مولا کریم مجھے فلاح دارین عطا کرے۔ خاکسار محمد عثمان (۸) میرا لڑکا محمد اسحٰق عرصہ دو ماہ سے بیمار ہے۔ احباب دعائے صحت کریں۔ خاکسار

اعلان نکاح

خاکسار نے ۲۰ ستمبر ۱۹۳۴ء کو کرم الٰہی ساکن گکرالی ضلع گوجرات کا نکاح مبلغ ۲۵۰ روپیہ مہر پر مسماۃ سردار بی بی دختر چوہدری علی محمد صاحب ساکن گکڑیکے سے پڑھا۔ خاکسار عبد الرحمٰن انور بوتالوی از گجرات

دُعائے مغفرت

میرا لڑکا محمد لطیف ۱۷ ستمبر فوت ہو گیا ہے۔ احباب دعائے مغفرت فرمائیں۔ خاکسار محمد اسمٰعیل۔ لکھنؤ

اظہار افسوس

انجمن احمدیہ مانسہرہ و مضافات کے احمدی بھائیوں کو حضرت مولوی محمد سرور شاہ صاحب کی صاحبزادی کی وفات کا الفضل میں پڑھکر صدمہ ہوا۔ بعد نماز جمعہ سید پیر محمد زمان شاہ صاحب وکیل مانسہرہ نے جنازہ پڑھایا۔ دعا ہے۔ کہ مرحومہ کو اللہ تعالےٰ جنت الفردوس عطا فرمائے۔ سید محمد مقصود علی از مانسہرہ

لنڈن میں تبلیغ اسلام و تربیت نو مسلمین

مولوی محمد یار صاحب عارف مولوی فاضل نائب امام مسجد احمدیہ لنڈن کی طرف سے جو تبلیغی رپورٹ بابت ماہ اگست ۱۹۳۴ء پہنچی ہے اس سے ظاہر ہے۔ کہ اس ماہ میں انہوں نے صداقت اسلام پر سات پبلک تقریریں کیں۔ سامعین کی تعداد چار سو تک ہوتی رہی۔ اتنی ہی تقریریں جناب سید عبد السلام صاحب بی اے نے کیں۔ اٹھارہ اصحاب سے تبلیغی ملاقاتیں کی گئیں۔ کفارہ پر ایک پادری صاحب سے کامیاب مباحثہ کیا۔ نو مسلمین کو ۲۸ اسباق پڑھائے۔ اور اسلامی مسائل سمجھائے۔ تربیتی اور تبلیغی خطوط لکھے۔

یہ احمدیہ مشن لنڈن کے صیغہ تبلیغ کے ایک مبلغ کی کارگزاری ہے۔

الفضل کے خاتم النبیین نمبر کے متعلق گزارش

حسب معمول اب کے بھی "الفضل" خاتم النبیین نمبر شائع ہوگا۔ انشاء اللہ تعالےٰ جس کے لئے بزرگان جماعت اور احباب کرام سے گزارش ہے۔ کہ گزشتہ سالوں کی طرح اس سال بھی اپنے مضامین نظم و نثر ۲۵ اکتوبر تک بھیجکر ممنون فرمائیں۔

اس دفعہ چونکہ پرچہ کا حجم سابقہ کی نسبت نصف ہوگا۔ اس لئے مضامین جامعہ۔ اور مختصر تحریر فرمائے جائیں۔ اور خاص کر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے مقرر فرمودہ حسب ذیل عنوانوں پر خامہ فرسائی کی جائے:

(۱) ازدواجی زندگی میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا اسوۂ حسنہ۔

(۲) تبلیغ حق کا فریضہ آپ نے کس طرح ادا فرمایا۔

اہل علم خواتین سے بھی مضامین کے لئے درخواست کی جاتی ہے۔ امید ہے کہ وہ فوری توجہ فرمائینگی

ریاست بہاولپور کے مسلمانوں پر حجت تمام

وفات مسیح ناصری پر

حضرت خواجہ غلام فرید صاحب ساکن ریاست بہاولپور کا فتویٰ

(رقم زدہ حضرت مفتی محمد صادق صاحب)

حضرت خواجہ غلام فرید صاحب ساکن چاچڑاں۔ ریاست بہاولپور کے ملفوظات اُن کے مخلص مریدین نے جمع کر کے قلم بند کئے ہیں۔ کچھ چھپ چکے ہیں۔ کچھ ہنوز قلمی ہیں۔ ان ملفوظات کا نام اشاراتِ فریدی ہے۔ اس کے حصہ چہارم صفحہ ۲۰۲ پر لکھا ہے: "روز یکشنبہ بیستم از ماہ ذی القعد سال یک ہزار و سہ صد و شانزدہم ہجری المقدس دولتِ پائے بوس و زیارت حضرت اقدس کہ عبادتے و سعادتے بہتر ازیں نیست دست داد و سخن در رفع حضرت عیسٰے علیہ السلام افتاد۔ یکے از حضار عرض کرد۔ کہ قبلہ حضرت عیسٰے بایں جسد عنصری مرفوع شدہ اند یا بعد موت عرفی روح پاک اوشان مرفوع گردیدہ است حضور خواجہ ابقاہ اللہ تعالےٰ ببقائہٖ فرمودند کہ ہمچوں دیگر انبیاء و اولیاء مرفوع گشتہ اند۔"

(ترجمہ) ۲۰ ذیقعد ۱۳۱۶ھ۔ حضرت اقدس کی پائے بوسی اور زیارت مجھے حاصل ہوئی۔ اور اس سے بہتر کوئی عبادت اور سعادت نہیں۔ حضرت عیسٰے کی رفع پر تذکرہ چھڑا۔ حاضرین میں سے ایک نے حضرت خواجہ صاحب کی خدمت میں عرض کیا۔ کہ قبلہ حضرت عیسٰے کی جو رفع ہوئی تھی۔ آیا وہ رفع جسمانی تھی

مشرقی بنگال احمدیہ کانفرنس کا اجلاس

۱۸-۱۹-۲۰- اکتوبر ۱۹۳۴ء کو ہوگا

۱۸-۱۹-۲۰ اکتوبر کو مشرقی بنگال احمدیہ کانفرنس کا اٹھارھواں سالانہ اجتماع بمقام برہمن بڑیہ قرار پایا ہے۔ یہ اجتماع نہایت شان و شوکت سے ہونے والا ہے۔ آخری تاریخ زنانہ اجتماع کے واسطے مقرر ہے۔ بنگال کے ہر حصہ سے مشہور احمدی اشخاص جلسے میں شامل ہونگے۔ ڈھاکہ ڈویژن کے ایجوکیشنل انسپکٹر الحاج خان بہادر مولوی ابو الہاشم خانصاحب چودھری مردانہ اجلاس کی صدارت کریں گے۔ اس اجتماع میں مذہبی امور اور دنیا کی موجودہ مشکلات کے حل کے متعلق لیکچر ہونگے۔ پس ہر ایک طالب حق بھائی معہ اپنے متعلقین کے اس اجتماع میں شامل ہو کر فائدہ اٹھائے۔ رہائش اور خوراک کا انتظام بذمہ انجمن ہوگا۔ خاکسار

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الفضل
نمبر ۴۴ | قادیان دارالامان مورخہ ۲۹ جمادی الثانی ۱۳۵۳ھ | جلد ۲۲

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
ھُوالنّاصر

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کے تین شاہد

جماعت احمدیہ لاہور کی درخواست پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے حسب ذیل مضمون ۳۰ ستمبر کے یوم التبلیغ کی تقریب پر شائع کرنے کے لئے عطا فرمایا۔ (ایڈیٹر)

کامیابی کے لئے تین ضروری چیزیں۔

انسانی کامیابی کے لئے تین چیزوں کی ضرورت ہے اوّل اعتقادات کی درستی۔ کہ خیالات کی درستی کے بغیر کبھی کامیابی نہیں ہو سکتی۔ خیال کی حیثیت روشنی کی ہوتی ہے۔ اور اس کے بغیر انسان اندھیرے میں ٹھوکریں کھاتا پھرتا ہے۔ دوسرے عمل کی درستی۔ عمل اگر درست نہ ہو۔ تب بھی انسان کامیاب نہیں ہو سکتا عمل کی مثال ہاتھ پاؤں کی ہے۔ اگر ہاتھ پاؤں نہ ہوں۔ تب بھی انسان اپنی جگہ سے ہل نہیں سکتا۔ تیسرے محرک۔ اگر محرک نہ ہو تب بھی انسان کچھ نہیں کر سکتا۔ کیونکہ خیالات خواہ درست ہوں عمل خواہ درست ہو۔ لیکن محرک موجود نہ ہو۔ تو انسان کے عمل میں استقلال نہیں پیدا ہوتا۔ استقلال جذبات کی شدت سے پیدا ہوتا ہے پس جب جذبات کمزور ہوں۔ تو انسان استقلال سے کام نہیں کر سکتا:

جماعت احمدیہ میں تین چیزیں

اب اے دوستو! اللہ تعالےٰ آپ پر رحم فرمائے۔ اور آپ کے سینہ کو حق کے لئے کھولے۔ اگر آپ غور کریں۔ اور اپنے دل سے تعصب کے خیالات کو دور کر دیں۔ اور ہار جیت کی کشمکش کو نظر انداز کر دیں۔ تو آپ کو معلوم ہو جائے گا۔ کہ بانی سلسلہ احمدیہ کے دعوے کے وقت بھی اور آج بھی یہ تینوں باتیں مسلمانوں سے مفقود ہیں۔ اور صرف بانی سلسلہ احمدیہ کی بدولت یہ تینوں چیزیں جماعت احمدیہ میں بدرجہ اتم پائی جاتی ہیں۔ جو اس امر کا ثبوت ہے کہ بانی سلسلہ احمدیہ خدا تعالےٰ کے راستباز بندے تھے۔ اور اسکی طرف سے مامور:

خیر خواہی اور بھلائی کی تڑپ

اے دوستو! میں کس طرح آپ کے سامنے اپنا دل چیر کر رکھوں اور کس طرح آپ کو یقین دلاؤں۔ کہ آپ کی محبت اور آپ کی خیر خواہی میرے دل میں کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہے۔ اور اگر ایک طرف میرے ہر ذرہ جسم پر اللہ تعالےٰ کی محبت قبضہ کئے ہوئے ہے۔ تو دوسری طرف اسی کے حکم اور اسی کے ارشاد کے ماتحت آپ لوگوں کی خیر خواہی اور آپ کی بھلائی کی تڑپ بھی میرے جذبات میں ایک تلاطم پیدا کر رہی ہے۔ میں سچ کہتا ہوں۔ کہ میں آپ کو دھوکا دینے کیلئے یہ سطور نہیں لکھ رہا۔ نہ آپ کو شرمندہ کرنے کیلئے لکھ رہا ہوں۔ اور نہ آپ پر اپنی بڑائی جتانے کے لئے لکھ رہا ہوں۔ بلکہ میرا پیدا کرنے والا اور میرا مالک جس کے سامنے میں نے مر کر پیش ہونا ہے اس امر کا شاہد ہے۔ کہ میں آپ کی بہتری اور بہبودی کے لئے یہ سطور لکھ رہا ہوں۔ اور سوائے آپ کو ہلاکت سے بچانے کے میری اور کوئی غرض نہیں۔ اور اس لئے ہی آپ سے بھی خواہش کرتا ہوں۔ کہ آپ ٹھنڈے دل سے اس امر پر غور کریں۔ کہ کیا یہ تینوں باتیں جو مذہب و جماعت کی ترقی کے لئے ضروری ہوتی ہیں۔ دوسرے مسلمانوں میں موجود ہیں۔ اگر نہیں اور ہرگز نہیں تو پھر آپ غور کریں کہ جو آپ کو کامیابی کی راہ کی طرف بلاتا ہوں آپ کا دوست ہوں یا وہ لوگ جو آپ کو اس سے روکتے ہیں۔ وہ آپ کے دوست ہیں۔ میں آپ کو تفصیل میں ڈالنا پسند نہیں کرتا اور ایک مختصر مضمون میں تفصیل بیان بھی نہیں کی جا سکتی۔ مگر میں اعتقادات میں سے۔ صرف ایک اعتقاد کو لے لیتا ہوں

اور وہ وفات مسیح ناصری علیہ السلام کا عقیدہ ہے:

وفات عیسیٰ علیہ السلام کا عقیدہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جب دعوےٰ کیا۔ اس وقت سب مسلمان خواہ کسی فرقہ سے تعلق رکھتے ہوں۔ یہ یقین رکھتے تھے۔ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام زندہ آسمان پر بیٹھے ہوئے ہیں۔ اور آئندہ کسی وقت دنیا میں تشریف لائینگے۔ اور کافروں کو قتل کر کے اسلامی حکومت قائم کرینگے ہر تعلیم یافتہ آدمی سمجھ سکتا ہے۔ کہ یہ عقیدہ خواہ غلط ہو خواہ صحیح قوم کے خیالات اور اعمال پر کیسے گہرے اثر ڈال سکتا ہے۔ اور مسلمانوں کی حالت کو دیکھ کر سمجھا جا سکتا ہے۔ کہ ایسا ہی ہوا بھی:

جب حضرت مرزا صاحب علیہ السلام نے یہ اعلان کیا۔ کہ یہ عقیدہ نہایت خطرناک ہے۔ اسوقت صرف سر سید اور ان کے ہمنوا وفات مسیح کے قائل تھے۔ مگر اسوجہ سے نہیں۔ کہ مسیح کا زندہ آسمان پر ہونا قرآن کریم کے خلاف ہے بلکہ اس لئے کہ یہ امر قانون قدرت کے خلاف ہے اور چونکہ سر سید قانون قدرت کے خلاف جسے وہ معلومہ سائنس کے مترادف خیال کرتے تھے۔ کوئی فعل جائز نہ سمجھتے تھے۔ اس لئے انہوں نے اس عقیدہ کا بھی انکار کیا۔ لیکن یہ ظاہر ہے۔ کہ مذہب سے لگاؤ رکھنے والوں کے لئے یہ دلیل تسلی کا موجب نہیں ہو سکتی۔ وہ خدا تعالےٰ کی قدرتوں کو صرف اسی کے ارادہ کی حد بندیوں میں رکھنے کی اجازت دے سکتے ہیں۔ اور انسان کے محدود تجربہ کو قانون قدرت کا عظیم الشان نام دینے کو تیار نہیں ہوتے۔ نتیجہ یہ ہوا۔ کہ جب بانی سلسلہ احمدیہ نے اس دعوے کو پیش کیا۔ تو سب فرقوں کی طرف سے آپ پر کفر کا فتوےٰ لگایا گیا۔ اور آپ کو معجزات کا منکر اور نبوت کا منکر اور قدرت الٰہی کا منکر اور مسیح ناصری کی ہتک کرنے والا اور نہ معلوم کیا کیا کچھ قرار دیا گیا اس واقعہ کو صرف ۴۷ سال کا عرصہ ہوا۔ اور ان تماشوں کو دیکھنے والے لاکھوں آدمی اب بھی موجود ہیں۔ ان سے دریافت کریں۔ اگر آپ اس وقت پیدا نہ ہوئے تھے۔ یا بچے تھے۔ اور پھر سوچیں۔ کہ مسلمانوں کے دل پر اس عقیدہ کا کتنا گہرا اثر تھا۔ بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کے اعلان وفات مسیح سے وہ یوں معلوم کرتے تھے۔ کہ گویا ان کا آخری سہارا چھین لیا گیا ہے۔ لیکن آپ نے اس مخالفت کی پرواہ نہ کی اور برابر قرآن کریم حدیث اور عقل سے اپنے دعوے کو ثابت کرتے چلے گئے:

وفات مسیح کا ثبوت

آپ نے ثابت کیا۔ کہ (۱) قرآن کریم کی نصوص صریحہ مسیح علیہ السلام کو وفات یافتہ قرار دیتی ہیں۔ مثلاً وہ مکالمہ جو قیامت کے دن حضرت مسیح اور اللہ تعالےٰ کے درمیان ہوگا اور جس کا ذکر قرآن کریم کی سورہ مائدہ میں ہے۔ صاف بتاتا ہے کہ مسیحی لوگ حضرت مسیح کی وفات سے پہلے مشرک نہیں بنے۔ پس اگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو زندہ سمجھا جائے تو ماننا پڑے گا۔ کہ عیسائی لوگ ابھی حق پر ہیں اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت کی ضرورت ہی پیدا نہیں ہوئی:

(۲) احادیث میں صریح طور پر لکھا ہوا ہے۔ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام

کی عمر ہمارے آقا سید دوجہان سے دُوگنی تھی۔ پس اگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان پر زندہ سمجھا جائے۔ تو حضرت عیسےٰؑ کی عمر اس وقت تک بھی انیس گنے تک پہونچ جاتی ہے اور نہ معلوم آئندہ کس قدر فرق بڑھتا چلا جائے ؛۔

(۳) اگر حضرت مسیح علیہ السلام واپس تشریف لائیں۔ تو اس سے ختم رسالت کا انکار کرنا پڑتا ہے۔ کیونکہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پہلے نبوت کا مقام پا چکے تھے۔ اور آپ کا پھر دوبارہ آنا ظاہر کرتا ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت ختم ہو کر حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی نبوت سے دُنیا آخری استفادہ حاصل کرے گی ؛۔

(۴) اگر یہ تسلیم کیا جائے۔ کہ حضرت مسیحؑ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تابع ہونگے۔ تو اس میں حضرت مسیحؑ کی ہتک ہے۔ کہ وُہ نبوتِ مستقلہ کے مقام سے معزول ہو کر ایک امتی کی حیثیت سے نازل کئے جائیں گے ؛۔

(۵) اسی عقیدہ سے امت محمدیہ کی بھی ہتک ہے۔ کہ پہلی امتیں تو اپنے اپنے زمانہ میں اپنے قومی فسادوں کو دُور کرنے کے لئے ایسے آدمی پیدا کر سکیں۔ جنہوں نے ان مفاسد کو دُور کیا۔ لیکن امتِ محمدیہ ایسے ہی مضطر میں ایسی ناکارہ ثابت ہوگی کہ اسے اپنی امداد کیلئے باہر کی مدد کی ضرورت پیش آئے گی۔

(۶) اس عقیدہ سے عیسائی مذہب کو بہت تقویت حاصل ہوتی ہے کیونکہ مسیحی مسلمانوں کو یہ کہکر گمراہ کرتے ہیں۔ کہ تمہارا رسول فوت ہو چکا ہے۔ ہمارا مسیح زندہ ہے۔ اور جب تمہارے رسولؐ کی اُمت گمراہ ہو جائیگی اسوقت ہمارا مسیح تمہارے عقیدہ کے رُو سے ان کے بچاؤ کے لئے آسمان سے نازل ہوگا۔ اب بتاؤ زندہ اچھا ہوتا ہے۔ یا مُردہ۔ اور مدد مانگنے والا بڑا ہوتا ہے۔ یا مدد دینے والا۔ جبکہ مدد مانگنے والے کا اس پر کوئی احسان نہ ہو ؛۔

(۷) اس عقیدہ سے مسلمانوں کی قوت عملیہ جاتی رہی ہے۔ کیونکہ جب کسی قوم کو خیال ہو جائے۔ کہ بجائے انتہائی قربانیوں سے اپنی حالت بدلنے کے اسے خود بخود کسی بیرُونی مدد سے ترقی تک پہنچا دیا جائیگا۔ تو اس کی عزیمت کمزور ہو جاتی ہے اور اس کے عمل میں ضعف پیدا ہو جاتا ہے چنانچہ اس کا اثر مسلمانوں کی زندگی کے ہر شعبہ میں پایا جاتا ہے ؛۔

عظیم الشان خدمتِ اسلام

یہ صرف چند مثالیں ہیں۔ ورنہ دلائل کا ایک ذخیرہ تھا جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پیش کیا لیکن مسلمانوں نے ان دلائل پر کان نہ دھرا اور اپنی مخالفت میں بڑھتے چلے گئے۔ اب اے دوستو آپ خود ہی غور کریں کہ کیا اوپر کے دلائل ایسے نہیں۔ کہ جنہیں سُنکر ہر دردمند کا دل اسلام کے درد سے بھر جاتا ہے۔ اور وُہ اس عقیدہ کی شناعت اور بُرائی سے آگاہ ہو جاتا ہے۔ آپ سوچ سکتے ہیں کہ گو یہ عقیدہ بظاہر معمولی معلوم ہوتا ہے لیکن اسلام اور مسلمانوں کیلئے اس میں کسقدر زہر بھرا ہُوا ہے۔ پس اس ارحضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جس قدر بھی زور دیا درست تھا۔ اور آپ کی یہ خدمت اسلام کی عظیم الشان خدمت تھی۔ اور مسلمانوں پر احسان ؛۔

مُسلمانوں پر اثر

اب ہم دیکھتے ہیں کہ مُسلمانوں پر اس کا اثر کیا ہُوا سو آپ کو معلوم ہو کہ یا تو ہر مسلمان وفات مسیح کے عقیدہ کیوجہ سے حضرت مسیح موعود پر کفر کا فتویٰ لگاتا تھا۔ یا اب اکثر تعلیم یافتہ طبقہ حضرت مسیح ناصری کو وفات یافتہ کہتا ہے اور کفر کا فتویٰ لگانیوالے علماء اس مسئلہ پر بحث کرنے سے کترانے لگ گئے ہیں اور یہ کہنے لگ گئے ہیں کہ یہ مسئلہ کوئی اہم مسئلہ نہیں ہمیں اس سے کیا کہ عیسےٰؑ مر گیا۔ یا زندہ ہے۔ لیکن اے دوستو یہ جواب درست نہیں جس طرح پہلے انہوں نے غلطی کی تھی۔ اب بھی وُہ غلطی کرتے ہیں۔ جبکہ یہ ثابت ہے کہ حیات مسیح کے عقیدہ سے اسلام کو نقصان پہنچتا ہے۔ اور یہ قرآن کریم کے خلاف ہے۔ اور اس میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ہتک ہے۔ تو پھر یہ کہنا کہ ہمیں کیا مسیح زندہ ہیں یا مر گئے پہلی بیوقوفی سے کم بیوقوفی نہیں کیونکہ اس کے معنے تو یہ بنتے ہیں۔ کہ ہمیں اس سے کیا کہ قرآن کریم کے خلاف کوئی بات کہی جاتی ہے۔ ہمیں اس سے کیا کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ہتک ہوتی ہے۔ ہمیں اس سے کیا۔ کہ اسلام کو نقصان پہنچتا ہے۔ مگر بہر حال اس تغیر مقام سے یہ سمجھا جا سکتا ہے۔ کہ دل اس عقیدہ کی غلطی کو تسلیم کر چکے ہیں۔ گو ضد اور ہٹ صفائی کے ساتھ اس کے تسلیم کرنے میں روک بن رہے ہیں۔ مگر کیا وُہ لوگ اسلام کے لیڈر کہلا سکتے ہیں۔ جو محض اسلئے ایک ایسے عقیدہ پر پردہ ڈال رہے ہوں۔ جو اسلام کے لئے مضر ہے کہ اسے رد کرنے سے لوگوں پر یہ کُھل جائے گا۔ کہ انہوں نے حضرت مرزا صاحب کی مخالفت میں غلطی کی تھی ؛۔

علماء کی شکست

بہر حال علماء جو رویہ چاہیں اختیار کریں ہر اک مسلمان پر اب یہ امر واضح ہو گیا ہے۔ کہ عقائد کی جنگ میں دُوسرے علماء مرزا صاحب علیہ السلام کے مقابل پر سخت شکست کھا چکے ہیں۔ اور وُہ مسئلہ جس کے بیان کرنے پر علماء نے بانیٔ سلسلہ احمدیہ پر کفر کا فتویٰ لگایا تھا۔ آج اکثر مسلمان نوجوانوں کے دلوں میں قائم ہو چکا ہے۔ اور یہ پہلی شہادت مرزا صاحب کی صداقت کی ہے

درستیٔ عمل کے متعلق حضرت مسیح موعودؑ کی کوشش

دوسری چیز جس سے انسان کو کامیابی حاصل ہوتی ہے درستیٔ عمل ہے اور اس بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کوششوں میں سے میں ایک کوشش کو بطور نمونہ پیش کرتا ہُوں ؛۔

جس وقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دعویٰ کیا مسلمانوں کی عملی سُستی اور بیچارگی حد سے بڑھی ہُوئی تھی عوام الناس کی قوتیں مفلوج ہو رہی تھیں۔ اور خواص عیسائیت کے حملہ سے بچنے کیلئے اس کیطرف صلح کا ہاتھ بڑھا رہے تھے اسلام کے خادم اپا لوجسٹس کی صفوں میں کھڑے ان اسلامی عقاید کیلئے جنہیں یورپ ناقابل قبول سمجھتا تھا معذرتیں پیش کر رہے تھے اسوقت بانیٔ سلسلۂ احمدیہ نے ان طریقوں کے خلاف احتجاج کیا۔ اسوقت انہوں نے اپنی تنہا آواز کو دلیرانہ بلند کیا کہ اسلام کو معذرتوں کی ضرورت نہیں اس کا ہر حکم حکمتوں پُر اور اس کا ہر ارشاد صداقتوں سے معمُور ہے۔ اگر یورپ کو اس کی خوبی نظر نہیں آتی۔ تو یا وُہ اندھا ہے۔ یا ہم شمع اس کے قریب نہیں لے گئے پس اسلام کی حفاظت کا ذریعہ معذرتیں نہیں۔ بلکہ اسلام کی حقیقی تعلیم کو یورپ تک پہنچانا ہے۔

جہاد کا حُکم

اس وقت جبکہ یورپ کے اسلام کا خیال بھی نہیں آ سکتا تھا۔ انہوں نے انگریزی میں اپنے مضامین ترجمہ کرا کے یورپ میں تقسیم کرائے اور جب خدا تعالےٰ نے آپ کو جماعت عطا فرمائی۔ تو آپ نے انہیں ہدایت کی۔ کہ جہاد اسلام کا ایک اہم جزو ہے۔ اور جہاد کسی وقت چھوڑا نہیں جا سکتا جس طرح نماز روزہ حج زکوٰۃ اسلام کے ایسے احکام ہیں۔ کہ جن پر عمل کرنا ہر زمانہ میں ضروری ہے۔ اسیطرح جہاد بھی ایسے اعمال میں سے ہے جس پر ہر زمانہ میں عمل کرنا ضروری ہے۔ اور اسی غرض کے لئے اللہ تعالےٰ نے جہاد کی دو صورتیں مقرر کی ہیں۔ ایک جنگ کے ایام کیلئے اور ایک صلح کے ایام کے لئے۔ جب مسلمانوں پر کوئی قوم اس وجہ سے حملہ آور ہو کہ کیوں انہوں نے اسلام قبول کیا ہے۔ اور انہیں بزور اسلام سے منحرف کرنا چاہے۔ جیسا کہ مکہ کے لوگوں نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں کیا۔ تو اسوقت ان کیلئے یہ حکم ہے کہ تلوار کا مقابلہ تلوار سے کریں۔ اور جب غیر مسلم لوگ تلوار کے ذریعہ سے لوگوں کو اسلام میں داخل ہونے سے نہ روکیں۔ تو اسوقت بھی جہاد کا سلسلہ ختم نہیں ہو جاتا اس وقت دلیل اور تبلیغ کی تلوار چلانے کا مسلمانوں کو حکم ہے۔ تاکہ اسلام جس طرح جنگ کے ایام میں ترقی کرے۔ صلح کے ایام میں بھی ترقی کرے۔ اور دونوں زمانے اس کی روشنی کے پھیلانے کا موجب ہوں۔ اور مسلمانوں کی قوتِ عملیہ کمزور نہ ہو ؛۔

یاد رہے۔ کہ اس جہاد کا ثبوت قرآن کریم میں بھی پایا جاتا ہے کیونکہ اللہ تعالےٰ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے قرآن کریم کے متعلق فرماتا ہے۔ فلا تطع الکافرین وجاھدھم بہ جھاداً کبیرا (فرقان ع ۵) یعنی کفار کی باتوں کو مت مان۔ بلکہ قرآن کریم کے ذریعہ سے ان سے جہاد کبیر کرتا چلا جا۔ یہاں تک کہ لوگوں کے دلوں پر فتح پا لے ؛۔

مخالفین کا بُہتان

افسوس کہ مسلمانوں کی عملی طاقتیں چونکہ ماری گئی تھیں ان کے لیڈروں نے اس مسئلہ میں بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مخالفت کی اور چونکہ وُہ کام نہ کرنا چاہتے تھے۔ اور یہ اقرار بھی نہ کرنا چاہتے تھے۔ کہ وُہ کام نہیں کرتے۔ انہوں نے یہ عجیب چال چلی کہ لوگوں میں شور مچانا شروع کر دیا کہ بانیٔ سلسلۂ احمدیہ جہاد کے منکر ہیں۔ حالانکہ یہ سراسر بہتان اور جھوٹ تھا۔ بانیٔ سلسلہ جہاد کے منکر نہ تھے۔ بلکہ ان کا یہ دعوےٰ تھا۔ کہ جہاد باقی ارکان اسلام کی طرح ہر زمانہ میں ضروری ہے۔ اور چونکہ تلوار کا جہاد ہر زمانہ میں نہیں ہو سکتا۔ اور چونکہ جماعت کا سست ہو جانا اس کی ہلاکت کا موجب ہو جاتا ہے۔ اس لئے اللہ تعالےٰ نے جہاد کی دو قسمیں مقرر کی ہیں۔ جب تلوار سے اسلام پر حملہ ہو۔ تلوار کا جہاد فرض ہے۔ اور جب لوہے کی تلوار کا حملہ ختم ہو۔ تو قرآن کریم کی تلوار لے کر کافروں پر حملہ کرنا ہمارا فرض ہے۔ غرض جہاد کسی وقت چھوڑا نہیں جا سکتا۔ کبھی مسلمانوں کو تلوار کے ذریعہ سے جہاد کرنا پڑیگا۔ اور کبھی قرآن کے ذریعہ سے وُہ جہاد کو کسی وقت بھی چھوڑ نہیں سکتے ؛

مسلمانوں کی حالت

غرض یہ عجیب اور پُر لطف جنگ تھی۔ کہ جو شخص جہاد کے لئے مسلمانوں کو بلا رہا تھا۔ اور جہاد کو ہر زمانہ میں فرض قرار دے رہا تھا۔ اسے جہاد کا منکر کہا جاتا تھا۔ اور جو لوگ نہ تلوار اٹھاتے تھے۔ نہ قرآن کریم کا جہاد کر رہے تھے۔ انہیں جہاد کا ماننے والا قرار دیا جاتا تھا۔ مگر ہر عقلمند سمجھ سکتا ہے۔ کہ اس جنگ سے سلسلہ احمدیہ کے راستہ میں روکیں تو پیدا کی جاسکتی تھیں۔ مگر اسلام کو کیا فائدہ تھا؟ اسلام حضرت زین العابدین کی طرح میدان کربلا میں بے یار و مددگار پڑا تھا۔ مسلمان علماء جہاد کی تائید کا دعوےٰ کرتے ہوئے اسلام کے لئے جہاد کرنے والوں کا مقابلہ کر رہے تھے۔ اور دشمنانِ اسلام کے لئے انہوں نے میدان خالی چھوڑ رکھا تھا۔

جماعت احمدیّہ کی کامیابی

شائد کوئی یہ کہے کہ دوسرے مسلمان بھی تو تبلیغ کرتے ہیں۔ تو اس کا جواب یہ ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ الامام جنۃ یقتل من ورائہ جہاد امام کے پیچھے ہوتا ہے۔ بغیر امام کے نہیں۔ اور مسلمان اس وقت کسی امام کے ہاتھ پر جمع نہیں۔ پس ان کی تبلیغ تو بھاگی ہوئی فوج کے افراد کی منفردانہ جنگ ہے۔ کبھی اس طرح فتح حاصل نہیں ہوتی۔ فتح تو منظم فوج کو ہوتی ہے۔ جس کا افسر سب امور پر غور کر کے مناسب مقامات حملے کے لئے خود تجویز کرتا۔ اور عقل اور غور سے جنگ کے محاذ کو قائم کرتا ہے۔ پس بعض افراد کی منفردانہ کوششیں جہاد نہیں کہلا سکتیں۔ آج اس قدر لمبے عرصہ کے تجربہ کے بعد سب دنیا دیکھ رہی ہے۔ کہ عملی پروگرام جو بانیٔ سلسلہ نے قائم کیا تھا۔ وہی درست ہے۔ پچاس سال کے شور کے بعد مسلمان تلوار کا جہاد آج تک نہیں کر سکے۔ کفر کا فتوےٰ لگانے والے مولویوں میں کسی کو آج تک تلوار پکڑنے کی توفیق نہیں ملی۔ قرآن کریم کے ذریعہ جہاد کرنے والے احمدیوں کو خدا تعالےٰ نے ہر میدان میں فتح دی ہے۔ وہ لاکھوں آدمی ان مولویوں کی مخالفت کے باوجود چھین کر لے گئے ہیں۔ اور یورپ اور امریکہ اور افریقہ میں ہزارہا آدمیوں کو جو پہلے ہمارے آقا اور مولیٰ کو گالیاں دیتے تھے۔ حلقہ بگوشان اسلام میں شامل کر چکے ہیں۔ اور وہ جو پہلے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دیتے تھے۔ آج آپ پر درود بھیج رہے ہیں۔

بعض لوگ کہتے ہیں۔ کہ یہ تنظیم کا نتیجہ ہے۔ لیکن سوال یہ ہے کہ یہ تنظیم کیوں پیدا ہوئی۔ اور کیوں دوسروں سے تنظیم کی توفیق چھن گئی۔ اس کی وجہ یہی ہے۔ کہ قوت عملیہ پیدا کرنے کا صحیح نسخہ استعمال نہیں کیا گیا۔ جس فوج کو مشق نہ کرائی جائے۔ وہ وقت پر لڑ نہیں سکتی۔ جس قوم کو ہر وقت جہاد میں نہ لگایا جائے وہ خاص مواقع پر بھی جہاد نہیں کر سکتی۔ پس اس معاملہ میں بھی فتح حضرت مسیح موعود کو حاصل ہوئی۔ اور ثابت ہو گیا۔ کہ جس نکتہ تک آپ کا دماغ پہنچا۔ دوسروں کا نہیں پہنچا۔ دنیا نے آپ کا مقابلہ کیا۔ اور شکست کھائی۔ آپ نے دنیا کے چیلنج کو قبول کیا۔ اور فتح حاصل کی۔

انسانی زندگی کا نقطۂ مرکزی

تیسرا ذریعہ انسانی کامیابی کا محرک صحیح کا میسر آنا ہے بانیٔ سلسلہ کے دعویٰ کے وقت محرک کے بارہ میں بھی آپ میں اور دوسرے علماء میں اختلاف ہوا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی جماعت کے سامنے یہ حقیقت پیش کی۔ کہ انسانی زندگی کا نقطۂ مرکزی محبت الٰہی ہے۔ اللہ تعالےٰ کے ساتھ بندہ کا تعلق محبت کا ہے۔ سزا تابع ہے انعام اور بخشش کی۔ اور اللہ تعالےٰ کی طرف سے ابتدا بھی رحمت سے کی جاتی ہے۔ اور انتہا بھی رحمت سے چنانچہ اللہ تعالےٰ نے ہر بندہ کو عبودیت اور بخشش کے لئے پیدا کیا ہے۔ اور ہر بندہ کو یہ چیز نصیب ہو کر رہے گی یہ جذبۂ محبت پیدا کر کے آپ نے اپنی جماعت کے دلوں میں عمل کا یہ محرک پیدا کر دیا۔ کہ جب اللہ تعالےٰ کے ہم پر اس قدر احسانات ہیں۔ تو ہمیں بھی اس کے جواب میں بطور اظہار شکریہ اس مقصود کو پورا کرنا چاہیئے۔ جس کے لئے اس نے دنیا کو پیدا کیا ہے۔ اس محبت الٰہی کے جذبہ نے انہیں تمام انعامات اور تمام دیگر خواہشات سے مستغنی کر دیا ہے۔ وہ عہدوں اور جزاء کے امیدوار نہیں۔ وہ سب ماضی کو دیکھتے ہیں۔ اور آئندہ کے لئے خدا تعالےٰ سے سودا نہیں کرنا چاہتے۔ اس محرک کے متعلق بھی علماء نے اختلاف کیا۔ وہ محبت کے جذبہ کو کچلنے میں لطف محسوس کرتے تھے۔ انہیں اس امر کا شوق تھا۔ کہ دنیا کے سب بزرگوں کو جن کا نام قرآن کریم میں مذکور نہیں جھوٹا اور فریبی کہیں انہیں شوق تھا۔ کہ وہ اپنے اور یہود کے باپ دادوں کے سوا سب کو جہنم میں دھکیل دیں۔ وہ اس امر میں مسرت حاصل کرتے تھے۔ کہ ایک دفعہ جہنم میں دھکیل کر وہ پھر کسی کو باہر نہیں نکلنے دیں گے۔ انہیں محبت الٰہی کے لفظ پر اعتراض نہ تھا۔ لیکن وہ محبت پیدا کرنے کے سب ذرائع کو مٹا دینا چاہتے تھے۔ وہ خدا تعالےٰ کو ایک بھیانک شکل میں پیش کر کے کہتے تھے۔ کہ ہمارا یہ خدا ہے۔ اب جو چاہے اس سے محبت کرے۔ مگر کون ایسا خدا سے محبت کر سکتا تھا۔ نتیجہ یہ تھا۔ کہ مسلمانوں کے لئے محرک حقیقی کوئی باقی نہ رہا تھا۔ چند وقتی سیاسی ضرورتیں چند عارضی قومی جھگڑے انہیں کبھی عمل کی طرف مائل کر دیں تو کر دیں۔ لیکن مستقل آگ ہمیشہ رہنے والی جلن انہیں نصیب نہ تھی۔ مگر مرزا صاحب علیہ السلام نے باوجود کفر کے فتووں کے اس بات کا اعلان کیا کہ سب قوموں میں نبی گزرے ہیں۔ راستباز ظاہر ہوئے ہیں۔ اور جس طرح موسیٰ علیہ السلام اور مسیح علیہ السلام خدا کے برگزیدہ تھے۔ کرشن۔ رامچندر۔ بدھ۔ زرتشت بھی خدا کے برگزیدہ تھے۔ اس نے ہمیشہ محبت اور بخشش کا ہاتھ لوگوں کی طرف بڑھایا ہے۔ اور آئندہ بڑھاتا رہے گا۔ نیز یہ کہ جس طرح وہ ماضی میں بخشش کا ہاتھ بلند کرتا رہا ہے۔ آئندہ بھی وہ ایسا ہی کرے گا۔ اور دائمی دوزخ کسی کو نہ ملے گی۔ سب بندے آخر بخشے جائیں گے۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ کی سزا بطور علاج ہوتی ہے۔ نہ بطور ایذا اور تکلیف دہی کے آہ علماء کا وہ غصہ دیکھنے کے قابل تھا۔ جب انہوں نے مرزا صاحب کے یہ الفاظ سنے۔ جس طرح سارا دن کی محنت کے بعد شکار پکڑنے والے چڑی مار کی چڑیاں کوئی چھوڑ دے۔ تو وہ غصہ میں دیوانہ ہو جاتا ہے۔ اسی طرح علماء کے چہرے غصہ سے سرخ ہو گئے۔ اور یوں معلوم ہوا کہ جیسے ان کے پکڑے ہوئے شکار مرزا صاحب نے چھوڑ دیئے۔ مگر بانیٔ سلسلہ نے ان امور کی پروا نہیں کی۔ انہوں نے خود گالیاں سنیں۔ اور ایذائیں برداشت کیں لیکن خدا تعالےٰ سے محبت کرنے کا رستہ کھول دیا۔ اور اعمال مستقلہ کے لئے ایک محرک پیدا کر دیا۔ نتیجہ یہ ہوا۔ کہ جماعت احمدیہ کے اندر خدا تعالےٰ کی محبت کی وہ آگ پیدا ہو گئی۔ جو انہیں رات دن بندوں کو خدا تعالےٰ کی طرف کھینچ کر لانے پر مجبور کر رہی ہے۔

خدا تعالےٰ کا عشق

عشق آہ کیسا پیارا لفظ ہے۔ یہ عشق کی آگ ہمارے دلوں میں مرزا صاحب نے پیدا کر دی۔ عشق زبردستی نہیں پیدا ہوتا۔ عشق حسن سے پیدا ہوتا ہے۔ یا احسان سے ہم ایک حسین یا محسن کو بدنما صورت میں پیش کر کے عشق نہیں پیدا کر سکتے۔ عشق حسن و احسان سے ہی پیدا ہوتا ہے۔ اور مرزا صاحب نے ہمارے سامنے خدا تعالےٰ کو جس صورت میں پیش کیا۔ وہ حقیقی حسن اور کامل احسان کو ظاہر کرنے والا تھا۔ اور اس کا نتیجہ جو نکلا۔ وہ دنیا کے سامنے موجود ہے ہم دیوانے ہیں خدا تعالےٰ کے ہم مجنون ہیں اس حسن کی کان کے۔ فریفتہ ہیں۔ اس احسانوں کے منبع کے۔ اس کی رحمتوں کی کوئی انتہا نہیں۔ اس کی بخششوں کی کوئی حد نہیں۔ پھر ہم کیوں نہ اسے چاہیں۔ اور کیوں اس محبت کرنے والی ہستی کی طرف دنیا کو کھینچ کر نہ لائیں۔ لوگوں کی بادشاہت ملکوں پر ہے۔ ہماری بادشاہت دلوں پر ہے۔ لوگ علاقے فتح کرتے ہیں۔ ہم دل فتح کرتے ہیں۔ اور پھر انہیں نذر کے طور پر اپنے آقا کے قدموں پر لا کر ڈال دیتے ہیں۔ بھلا ملک فتح کرنے والے اپنے خدا کو کیا دے سکتے ہیں۔ کیا وہ چین کا محتاج ہے۔ یا جاپان کا؟

لیکن وہ پاک دل کا تحفہ قبول کرتا ہے۔ محبت کرنے والے قلب کو شکریہ سے منظور کرتا ہے پس ہم وہ چیز لاتے ہیں جسے ہمارا خدا قبول کرنے کے لئے تیار ہے۔ کیونکہ ہم اپنے لئے کچھ نہیں چاہتے۔ بلکہ خدا تعالےٰ کے لئے چاہتے ہیں۔

زبردست محرک

اب اے دوستو دیکھو کیسا زبردست محرک ہے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پیدا کر دیا ہے۔ ہمیں اب اس سے غرض نہیں۔ کہ ہندو مسلمان کی لڑائی ہو رہی ہے۔ یا سکھ مسلمان کی یا عیسائی مسلمان کی ان عارضی محرکات سے ہم آزاد ہیں۔ یہ لڑائیاں تو ختم ہو جاتی ہیں۔ اور ساتھ ہی جوش بھی ٹھنڈا ہو جاتا ہے۔ اور عمل ختم ہو جاتا ہے۔ ہمارا محرک تو محبت الٰہی ہے۔ جو کسی عارضی تغیر سے متاثر نہیں۔ یہ عشق کسی وقت میں بیکار بیٹھنے نہیں دیتا۔ اس لئے ہمارا استقام ہر وقت آگے ہے۔ ہماری رفتار ہر وقت تیز ہے۔ بڑا کام ہمارے سامنے ہے لیکن ایک بڑی بھٹی بھی ہمارے دلوں میں جل رہی ہے۔ جو ہر وقت بانی سلسلہ کی ودربتی اور حقیقت بینی پر شاہد ہے۔ اللھم صل علیٰ محمد و علیٰ اٰل محمد و علیٰ خلیفتہ المسیح الموعود و بارک و سلم

ایک دردمند کی آواز سنیں

اے دوستو ہزاروں گواہ بانی سلسلہ کی سچائی کے ہیں لیکن یہ تین گواہ میں نے آپ کے سامنے پیش کئے ہیں۔ اور عقلمند کے لئے تو اشارہ کافی ہوتا ہے۔ پس آپ ان امور پر غور کریں۔ اور جدھر خدا تعالےٰ کا ہاتھ اشارہ کر رہا ہے۔ ادھر چل پڑیں۔ یہ عمر چند روزہ ہے۔ اور اس دنیا کی نعمتیں زوال پذیر ہیں۔ اس جگہ اپنا گھر بنائیں۔ جو فنا سے محفوظ ہے۔ اور اس یار سے اپنا دل لگائیں جس کی محبت ہر نقص سے پاک کر دینے والی ہے۔ ایک عظیم الشان نعمت کا دروازہ آپ کے لئے کھولا گیا ہے۔ اس دروازہ سے مونہہ موڑ کر دوسری طرف نہ جائیں کہ باطنہ فیہ الرحمۃ وظاھرہ من قبلہ العذاب کا ارشاد آپ کو اس سے روک رہا ہے۔ میں اللہ تعالےٰ کو حاضر و ناظر جان کر بیان کرتا ہوں۔ کہ آپ کی ہمدردی نے مجھے اس پیغام پر مجبور کیا ہے۔ اور کسی نفسانی خواہش کی وجہ سے نہیں بلکہ آپ کی ہمدردی کی وجہ سے میں نے یہ آواز اٹھائی ہے پس ایک دردمند کی آواز سنیں اور ایک خیر خواہ کی بات پر کان دھریں کہ اس میں آپ کا بھلا ہوگا۔ اور آپ کا دین اور دنیا دونوں اس سے سدھر جائیں گے۔ جو خدا تعالےٰ کی طرف سے آیا ہے۔ اسے قبول کریں۔ اور اس راہ میں پیش آنیوالی تکالیف کو عین راحت سمجھیں کہ جو لوگ خدا تعالےٰ کی راہ میں مارے جاتے ہیں۔ وہی ہمیشہ کی زندگی پاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔ و اٰخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العلمین

والسلام خاکسار مرزا محمود احمد امام جماعت احمدیہ

الحرکۃ الاحمدیۃ فی البلاد العربیۃ

حفاظت و اشاعت اسلام کے متعلق ایک احمدی مبلغ کی کامیاب جدوجہد

ایک انگریز خاتون کا قبول اسلام

ہمارے نئے احمدی بھائی السید احمد افندی ذھنی کی بیوی ایک انگریز لیڈی ہیں۔ وہ متعصب مسیحی خاتون تھیں۔ انجیل خوب جانتی ہیں۔ میں جب قاہرہ آیا۔ تو ان کو تبلیغ اسلام کی گئی۔ چونکہ وہ عربی اچھی طرح نہیں جانتیں۔ اس لئے میرے بیان کو انگریزی میں بیان کرنے کے لئے السید ذہنی افندی ترجمان ہوتے۔ متعدد مرتبہ گفتگو ہوئی۔ ہر سوال کا کافی و وافی جواب دیا گیا۔ تین چار مرتبہ باقاعدہ طور پر اسلام اور عیسائیت کے موازنہ پر لمبی بحث ہوتی رہی۔ انداز بحث آزادانہ اور علمی ہوتا تھا۔ آخر محض اللہ تعالےٰ کے فضل سے ۱۸ اگست کو اس نے میرے ذریعہ قبول اسلام کر لیا۔ اور اس کی درخواست بیعت سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے حضور ارسال کر دی گئی ہے۔ (یہ درخواست بیعت ایک گذشتہ پرچہ میں درج ہو چکی ہے۔)

ایک یہودی سے گفتگو

عرصہ زیر رپورٹ میں ایک یہودی مکان پر آئے۔ انہوں نے میرا عبرانی اشتہار پڑھا تھا۔ قریباً دو گھنٹہ تک ان سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق تورات کی پیشگوئیوں پر گفتگو ہوئی۔ بعض غیر احمدی اصحاب بھی اس موقعہ پر حاضر تھے۔ اللہ تعالےٰ کے فضل سے سب پر اچھا اثر ہوا۔

عیسائیوں کا مباحثہ سے فرار

میں گذشتہ رپورٹ میں ذکر کر چکا ہوں۔ کہ مصر کے سب سے بڑے دشمن اسلام پادری سرجیوس کے گرجا میں گیا۔ وہ وعدہ کے باوجود مجھے سوالات تک کرنے کی اجازت نہ دے سکے جب میں نے دیکھا۔ کہ زبانی گفتگو کی کوئی صورت نہیں ہے۔ تو میں نے کھلی چٹھی برائے تحریری مناظرہ شائع کر دی۔ یہ ٹریکٹ بکثرت شائع کیا گیا۔ خاص طور پر پادری صاحب مذکور کے گرجا کے پاس زیادہ تقسیم کیا گیا۔ قاہرہ کے روزانہ اخبار "الکشکول" نامی نے بھی ہماری اس کھلی چٹھی کو شائع کیا۔ اس پر پادری سرجیوس نے اپنے ہفتہ واری رسالہ "المنارۃ المصریۃ" میں طویل مضمون لکھا جس میں گالیوں کے علاوہ سیاسی مسائل کا جھگڑا مسلمانوں کی اکثریت اور عیسائیوں کی اقلیت کا رونا رونا شروع کر دیا۔ آخر ہماری کھلی چٹھی کے ایک حصہ کو نقل کر کے مناظرہ سے صاف انکار کر دیا۔ جس سے عیسائیوں کے سنجیدہ طبقہ میں حیرت کا اظہار کیا جاتا ہے۔ کئی مسیحی دوستوں نے پادری صاحب کے رویہ پر نفرت کا اظہار کیا۔ اور انہیں مناظرہ پر تیار کرنے کے لئے آمادگی ظاہر کی۔ میں نے پادری صاحب کے اس مضمون کا جواب روزنامہ "الکشکول" کی اشاعت ۱۲ ستمبر میں مفصل شائع کیا ہے۔ نہایت نرم لہجہ میں دوبارہ فیصلہ کن تحریری مناظرہ کے لئے بلایا ہے۔ میرے مضمون کو ایڈیٹر صاحب کشکول نے بہت پسند کیا۔ امید نہیں۔ کہ پادری صاحب مذکور مناظرہ کے لئے تیار ہوں۔ بہرحال جماعت احمدیہ مصر نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ پادری صاحبان کو گھر تک پہنچانے کے لئے پورے طور پر ان پر اتمام حجت کی جائے۔ اگر پادری سرجیوس نہیں۔ تو کوئی اور ہی اس میدان میں نکلیں۔

علماء سے گفتگو

عرصہ زیر رپورٹ میں بہت سے مشائخ سے گفتگو ہوئی لیکن آخر کار یہ لوگ عاجز آکر فتنہ بازی پر اتر آئے۔ عوام الناس کو بھڑکانے کی کوشش کرنے لگے۔ بعض مساجد میں خطبہ جمعہ میں ہمارے خلاف وعظ کیا۔ جس سے ایک رنگ کی تبلیغ ہو گئی ہے۔ اس لئے احباب نے انفرادی تبلیغ کی طرف زیادہ توجہ شروع کر دی ہے۔ چنانچہ الشیخ محمود بلال اس ضمن میں خاص طور پر کوشش کر رہے ہیں۔ بعض انصاف پسند علماء سے ابھی تک سلسلہ گفتگو جاری ہے۔ وہ ہمارا لٹریچر مطالعہ کر رہے ہیں۔ مشائخ کے دو مقامی اخباروں نے میرے خلاف مختصر نوٹ شائع کئے ہیں

بہائیوں سے مباحثات

قاہرہ میں بہائیوں کی ایک انجمن ہے۔ خاکسار اور السید منیر افندی الحصنی ان کی انجمن میں گئے۔ انہوں نے باوجود اعلان مشتہرہ کے ہمارے ساتھ گفتگو کرنے سے احتراز کیا۔ بہرحال ہم ان کے جلسہ کی کارروائی دیکھتے رہے۔ چند لوگ اکھٹے ہوئے الواح کے بعض حصے پڑھے گئے وبس۔ پھر ہم ایک دن بہائیوں کے سب سے بڑے عالم الشیخ محی الدین الکردی کے مکان پر گئے۔ رات بارہ بجے تک اس سے بہائیت کے مختلف مسائل پر

دلچسپ گفتگو ہوتی رہی۔ جب وہ لاجواب ہو جاتا۔ تو کہہ دیتا کہ بس بہاء اللہ نے ایسا ہی کہا ہے۔ ہم نے اسے اپنے مکان پر آنے کی بھی دعوت دی۔ ۲۶ اگست کو وہ اور ان کا داماد ہمارے مکان پر آئے۔ چار گھنٹے تک ان دونوں سے بہائی شریعت اور اسلامی شریعت کے مقابلہ پر بہت ہی دلچسپ گفتگو ہوئی۔ بیس سے زیادہ حاضرین تھے۔ ہر ایک مسئلہ میں وہ جب لاجواب ہو کر خود کہتے۔ کہ دوسرا موضوع شروع کرو تو دوسرا شروع کیا جاتا۔ آخر پر الشیخ محی الدین کہنے لگے۔ کہ آپ نے بہائیت کا اچھی طرح مطالعہ کیا۔ میں نے کہا۔ یہ ہمارا فرض ہے۔ کیونکہ بہائیت کا صحیح علاج بجز احمدیت کچھ نہیں ہے۔ میں نے اپنی کاپی پر کتاب اقدس نقل کی ہوئی ہے۔ جو اخویم بابو معراج الدین صاحب بغداد کی مہربانی سے صرف چند دنوں کے لئے ایک بہائی سے عاریتاً ملی تھی۔ میں نے وہ عبارات ان دونوں بہائیوں کے سامنے پیش کیں جنکو انہوں نے تصدیق کی۔ اور علیحدگی میں برادرم منیر آفندی سے ازراہ تعجب کہنے لگے۔ کہ اس نے تو کتاب اقدس بھی اپنے پاس رکھی ہوئی ہے۔ اس کے بعد ابھی تک بہائی دوست گفتگو کے لئے تیار نہیں ہوئے۔ باقاعدہ مباحثہ سے تو انہوں نے بالکل انکار کر دیا ہے۔

علمی مکالمہ

ڈاکٹر زکی مبارک مصر کے مشہور ترین ادباء میں سے ہیں میں نے ان سے ملاقات کے لئے وقت مقرر کیا۔ مقررہ وقت پر ان کے پاس ایک بڑا ازھری عالم بھی موجود تھا۔ میرے ساتھ برادرم منیر آفندی الحصنی بھی تھے۔ ڈاکٹر صاحب موصوف خوش اخلاقی سے پیش آئے۔ قریباً ایک گھنٹہ تک قرآن مجید کے بعض لغوی معضلات کے متعلق تبادلہ خیالات ہوتا رہا۔ مستشرقین اور اسلامی نقطۂ نگاہ سے عربی زبان کے اشتقاقات اور دوسری زبانوں سے نسبت پر علمی محادثہ جاری رہا۔ ڈاکٹر صاحب اور ان کے ازھری ساتھی نے ہماری گفتگو کو بہت پسند کیا۔ اور بعض باتوں کو بالکل اچھوتا قرار دے کر تسلیم کیا اور بعض نظریوں کی تحقیقات کا وعدہ کیا۔ آخر ڈاکٹر صاحب نے ہم اراہیں دوپہر کے کھانے کے لئے مجبور کیا۔

دمیاط اور راس البر کا سفر

۳ ستمبر کو ایک ہفتہ کے لئے میں راس البر آیا۔ اس جگہ ہمارے دوست السید محی الدین آفندی الحصنی کی موسم گرما کی دکان ہے۔ یہ سمندر کے کنارے گرمی گزارنے کا عارضی مقام ہے اس موقعہ پر تبلیغ کی توفیق ملتی رہی۔ بعض عیسائی دوستوں کو پیغام حق پہنچایا۔ دمیاط شہر کے ایک معزز دوست کو احمدیت کی خوب تبلیغ کی۔ اس نے مجھے اور برادرم منیر آفندی کو کھانے کے لئے دمیاط بلایا۔ جس میں بعض اور معززین کو بھی مدعو کیا۔

خدا کرے۔ کہ اس جگہ بھی جماعت پیدا ہو جائے۔ آمین

نبراس المومنین

عرصہ زیر رپورٹ میں احمدی مدارس کے لڑکوں اور لڑکیوں نیز دوسرے احباب کے لئے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث کا مناسب مجموعہ منتخب کر کے چھپوایا ہے۔ جسکا نام نبراس المومنین رکھا ہے۔ یہ ۳۲ صفحہ کی کتاب ہے۔ عمدہ کاغذ پر اعراب لگا کر احادیث طبع کی گئی ہیں۔ یہ کتاب کبابیر کے احمدیہ سکول کے طلبہ کے کورس میں داخل کر دی گئی ہے۔ امید ہے کہ اگر نظارت تعلیم و تربیت نے اسے منظور کر لیا۔ تو ہر جگہ نصاب تعلیم میں جاری کر دی جائے گی۔ انشاء اللہ اس کتاب میں بچوں کو احمدیہ عقائد کے مطابق تربیت دینا مدنظر رکھا گیا ہے۔ اللہ تعالے اسے مفید اور نافع للناس بنائے۔ آمین

دیگر تبلیغی کوائف

کبابیر، حیفا، برجا۔ اور بغداد سے احباب کے انفرادی تبلیغ میں مشغول ہونے کی خوشکن اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔ کبابیر میں برادرم محمد سعید نجت دینی طلبہ کی تعلیم میں خوب کوشاں ہیں۔ میں ہفتہ واری رپورٹ کے بعد مناسب ہدایات دیتا رہتا ہوں۔ ان کی ایک پادری سے صلیب مسیح پر اچھی گفتگو ہوئی۔ اس عرصہ میں اخویم السید محمد صالح اور السید حامد صالح کے نکاح ہو گئے ہیں۔ چونکہ لڑکیاں دونوں غیر احمدی تھیں اس لئے بعض مشائخ نے ان نکاحوں میں رخنہ اندازی کی پوری کوشش کی۔ لیکن اللہ تعالے کے فضل سے وہ بالکل ناکام رہے۔ اللہ تعالے ان نکاحوں کو مبارک کرے۔ آمین

خاکسار طالب دعا اللہ دتا جالندھری از مصر ۱۰ ستمبر ۱۹۳۴ء

مولوی ثناء اللہ صاحب سے مناظرہ

امرتسر میں احمدیہ جماعت کے یوم التبلیغ کے مقابلہ میں مولوی ثناء اللہ صاحب کی پارٹی نے ۲۴ ستمبر اتوار کی رات کو ڈھاب کھٹیکاں میں ایک جلسہ کیا جس میں اس پارٹی نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی عمر کے موضوع پر تبادلہ خیالات کرنے کے لئے احمدیہ جماعت امرتسر کو دعوت دی قادیان سے اس موقعہ پر مولوی فضل الدین صاحب پلیڈر اور مولوی جلال الدین صاحب شمس تشریف لے گئے۔ مولوی ثناء اللہ صاحب کی پہلی تقریر ۱۵ منٹ کی مقرر تھی۔ لیکن انہوں نے اصل موضوع کو چھوڑ کر مختصر تمہید کے بعد بیان کیا۔ کہ مرزا صاحب نے کتاب چشمۂ مسیحی مطبوعہ ۱۹۰۶ء میں لکھا ہے کہ "اب چھٹا ہزار آدم کی پیدائش سے آخر پر ہے"۔ اور تحفہ گولڑویہ مطبوعہ ۱۹۰۲ء میں لکھا ہے۔ کہ "میری پیدائش اس وقت ہوئی جب چھ ہزار میں سے گیارہ برس رہتے تھے۔ ان دونوں حوالوں کو ملا کر مولوی صاحب نے نتیجہ نکالا۔ کہ بوقت وفات حضرت مرزا صاحب کی عمر گیارہ برس سے زیادہ نہ تھی۔ کیونکہ چشمۂ مسیحی کی عبارت کی رو سے ابھی چھٹے ہزار کا آخر تھا۔ کہ حضرت مرزا صاحب وفات پا گئے۔ اور تحفہ گولڑویہ میں فرماتے ہیں۔ کہ چھٹے ہزار میں سے گیارہ برس رہتے تھے۔ کہ میری پیدائش ہوئی۔

شمس صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی عمر کے متعلق الہام الٰہی کے اصل الفاظ پیش کر کے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی اپنی تحریروں اور خود مولوی ثناء اللہ صاحب کی متعدد تحریروں سے ثابت کیا۔ کہ حضور نے الہام الٰہی کے مطابق ۷۵ سال عمر پائی۔ اور پھر مولوی ثناء اللہ صاحب کے پیشکردہ اختلاف کی تردید کرتے ہوئے بیان کیا کہ چشمۂ مسیحی میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے جو چھٹے ہزار کا آخر تحریر فرمایا ہے۔ یہ چھٹا ہزار بلحاظ شمسی حساب کے لکھا ہے۔ اور تحفہ گولڑویہ میں جو چھٹے ہزار سے گیارہ برس رہتے اپنی پیدائش بیان کی۔ یہ قمری حساب کے لحاظ سے بیان کی ہے۔ اور اس کی تائید میں مولانا شمس نے تحفہ گولڑویہ سے مندرجہ ذیل حوالہ پیش کیا۔ "حضرت آدم علیہ السلام سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے مبارک عصر تک جو عہد نبوت ہے۔ یعنے ۲۳ برس کا تمام و کمال زمانہ یہ کل مدت گذشتہ زمانہ کے ساتھ ملا کر ۴۷۳۹ برس ابتدائے دنیا سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے روز وفات تک قمری حساب سے ہیں۔ ۴۴ ---- اور شمسی حساب سے یہ مدت ۴۵۹۸ ہوتی ہے۔"

مولوی ثناء اللہ صاحب آخر تک اس حوالہ کا کوئی جواب نہ دے سکے۔ اور ظاہر پرست یہودیوں کی طرح صرف ایک ہی فقرہ لے کر بار بار کہتے رہے۔ کہ چشمۂ مسیحی میں اپنے پیشکردہ فقرہ کے ساتھ ہی لکھا ہوا یہ دکھاؤ۔ کہ یہاں شمسی حساب مراد ہے۔ جس کے جواب میں مولانا شمس نے متعدد تحریریں۔ تحفہ گولڑویہ اور حقیقۃ الوحی اور ازالہ اوہام سے پڑھ کر سنائیں۔ اور بتایا۔ کہ مسیح موعود نے جہاں اپنی پیدائش چھٹے ہزار میں لکھی ہے۔ وہاں قمری حساب مراد ہے۔ اور جہاں یہ فرمایا ہے۔ کہ اب چھٹا ہزار جا رہا ہے وہاں شمسی حساب مراد ہے

(رپورٹر)

جماعت احمدیہ نے یوم التبلیغ کس طرح منایا

خدا تعالیٰ کے فضل سے ۳۰ ستمبر کا یوم التبلیغ احمدی جماعتوں نے ہر جگہ کامیابی کے ساتھ منایا۔ اور عمدگی کے ساتھ فریضہ تبلیغ ادا کرنے کی کوشش کی۔ ذیل میں موصولہ اطلاعات کا خلاصہ درج کیا جاتا ہے۔ ؎

پشاور

خدا کے فضل اور کرم سے امسال بھی جماعت احمدیہ پشاور نے وسیع پیمانہ پر تبلیغ کا انتظام کیا۔ قادیان سے قریباً دو ہزار کے قریب ٹریکٹ قبل از وقت منگائے گئے تھے۔ اور پراونشل انجمن احمدیہ پشاور کے شائع شدہ ٹریکٹ اردو اور پشتو میں بھی بتعداد کثیر دوستوں کو دئے گئے۔ شہر اور صدر کے احباب کو بیس وفود میں تقسیم کیا گیا۔ اور ان کے حلقہ جات شہر کے مختلف حصوں میں اور چھاؤنی میں اور ارد گرد مختلف دیہات میں مقرر کئے گئے۔

۳۰ ستمبر صبح آٹھ بجے اکثر دوست مسجد احمدیہ میں جمع ہو گئے۔ اور جناب قاضی محمد یوسف صاحب امیر پراونشل انجمن پشاور نے تقریر فرمائی۔ جس میں یوم التبلیغ کی غرض اور تبلیغ کے طریقے بیان فرمائے۔ اس کے بعد دعا کر کے تمام دوست لٹریچر لے کر اپنے اپنے حلقوں کی طرف چلے گئے۔ اور سارا دن تبلیغ میں مصروف رہے۔ اکثر دوست شام کو واپس مسجد احمدیہ میں پہنچ گئے۔ سوائے جناب ماسٹر محمد شاہ صاحب اور جناب ارباب محمد عجب خان صاحب کے کیونکہ وہ قریباً بیس میل کے فاصلہ پر تشریف لے گئے تھے۔ دوستوں کو ان کے متعلق تشویش تھی۔ جناب قاضی صاحب نے معہ احباب ان کے لئے دعا فرمائی۔

خدا کے فضل سے جہاں جہاں ہمارے دوست گئے لوگوں نے کوئی بدسلوکی نہیں کی بلکہ بڑی دلچسپی لی۔ اور خوشی سے باتیں سنیں۔ اور لٹریچر پڑھنے کے لئے لیا شہر میں ۲۹ ستمبر کو ہمارے خلاف ایک نہایت اشتعال انگیز پوسٹر شائع کیا گیا تھا۔ مگر کوئی ناگوار واقعہ پیش نہیں آیا۔

خاکسار۔ عبدالکریم احمدی سکرٹری

میانوالی

۳۰ ستمبر کو دن بھر جماعت احمدیہ کے افراد بصورت وفود شہر میں تبلیغ احمدیت کرتے رہے۔ اعلیٰ طبقہ کے لوگوں کو بذریعہ مراسلات تبلیغ کی گئی۔ ضلع کے تمام مسلمان رؤساء ذیلدار۔ آنریری مجسٹریٹ۔ وممبران ڈسٹرکٹ بورڈ کی ایک فہرست مرتب کر کے بذریعہ ڈاک تبلیغی لٹریچر پہنچایا گیا۔ ایک دعوت کا انتظام کر کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیوں اور وفات مسیح کے مسئلہ پر روشنی ڈالی گئی۔ ایک گورنمنٹ آفیشل کے سوالات کا انگریزی میں جواب دیا گیا۔ جس میں حضرت مسیح موعود کی بعثت۔ نبوت۔ اور وفات مسیح ناصری پر مدلل تقریر کی گئی۔ آخر میں ایک ڈاکٹر صاحب نے اظہار خوشنودی فرمایا۔ شہر میں عام پبلک کی اطلاع کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا کھلا چیلنج انعامی مبلغ ایک ہزار روپیہ جو کہ لفظ توفی۔ پر ہے۔ اور جس کو حال ہی میں مرزا حاکم بیگ صاحب احمدی گجرات نے پوسٹر کی شکل میں شائع کیا ہے۔ شہر کی عام گذرگاہوں۔ اور مسجدوں میں چسپاں کیا گیا۔ ریلوے اسٹیشن پر جا کر مسافروں کو بھی پیغام حق پہنچایا گیا۔ غرضیکہ تمام شہر میں کوشش سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پیغام پہنچایا گیا۔ ایک ہندو گریجوایٹ نے بھی لٹریچر طلب کیا۔ جب ان کو بتایا گیا۔ کہ یہ آج کا دن غیر احمدیوں کے لئے مقرر ہے۔ تو بہت اصرار کیا۔ اور کہا کہ میں نے لائل پور میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کا لیکچر نہایت دلچسپی سے سنا تھا۔ آخر ان کو بھی لٹریچر دیا گیا۔

مرزا محمد شریف بیگ جنرل سکرٹری

کیمل پور

کیمل پور شہر وملحقہ دیہات میں یوم التبلیغ منایا گیا۔ چونکہ احمدی احباب کا کوئی رشتہ دار نہیں تھا۔ اس لئے غیر احمدیوں میں کثرت سے تبلیغ کی گئی۔ ٹریکٹ "پکارنے والے کی آواز" کی تین صد کاپیاں تقسیم کی گئیں۔ لوگوں کے گھروں پر جا کر بھی تبلیغ کی گئی۔ کوئی مخالفت نہیں ہوئی۔ سوائے بعض موقعہ پر حجت بازی سے سوالات کے۔ مولوی علم الدین خطیب جامع مسجد جو کہ اشد مخالف ہے۔ اس کے مکان پر پہونچ کر ٹریکٹ تقسیم کئے گئے۔ قریباً ایک ہزار افراد کو تبلیغ کی گئی۔

ٹریکٹوں کا سلسلہ بفضل خدا بہت مفید ثابت ہوا ہے۔

خاکسار۔ میاں جان محمد پنشنر سب انسپکٹر پولیس

پاک پٹن

بر مکان ڈاکٹر امتیاز حسین صاحب احمدی غیر احمدی اصحاب کو تبلیغ کی گئی۔ تمام شہر میں تبلیغ کی گئی۔ احمدی احباب کے رشتہ داروں کو خاص طور پر تبلیغ کی گئی۔ بعد دوپہر لوگوں کے ڈیروں پر پہنچ کر تبلیغ کی گئی۔ نتیجہ تسلی بخش رہا۔ ایک شخص نے بیعت کی۔

بندہ۔ عصمت اللہ

انبالہ شہر

۳۰ ستمبر ۱۹۳۴ء کو بہت اچھی طرح سے یوم التبلیغ منایا گیا۔ صبح ۷ بجے احباب مسجد احمدیہ میں جمع ہوئے۔ امیر صاحب نے سب کو ضروری ہدایات دیں۔ اور پھر دوست تبلیغ کے لئے روانہ ہوئے۔ اور تقریباً ۱۰۰ اشخاص کو تبلیغ کی۔ اور بہت سے ٹریکٹ تقسیم کئے۔ محمد بخش سکرٹری تبلیغ

منصوری

یوم التبلیغ کے سلسلہ میں یہاں کے احمدی احباب نے بڑے شوق و سرگرمی سے تبلیغی کام میں حصہ لیا۔ بروز شنبہ میٹنگ میں پروگرام تجویز کر لیا تھا جس کے مطابق دوسرے دن کام ہوا۔ قادیان سے شائع شدہ ایک اشتہار متعلق مولوی ثناء اللہ صاحب پبلک میں تقسیم کیا گیا۔ لوکل جماعت نے تین گروپ کی شکل میں کام کیا۔ ہر ایک گروپ نے مختلف جگہوں پر غیر احمدیوں میں تبلیغ کی۔ جن جن لوگوں کے پاس احمدی دوست گئے۔ انہوں نے خوشی سے باتیں سنیں۔ اور اخلاق سے پیش آئے۔

اس سال مولوی عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری یہاں آئے ہوئے ہیں۔ خاکسار ایک احمدی دوست برادرم نصیر احمد صاحب کو ساتھ لے کر مولوی صاحب کے مکان پر گیا۔ اور بتلایا کہ آج ہمارا یوم التبلیغ ہے۔ اور اسی سلسلہ میں ہم آپ کے پاس آئے ہیں۔ مولوی صاحب نے اپنے جلسوں میں تو ویسے بہت کچھ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے خلاف لوگوں کو مغالطہ دیا تھا لیکن گھر پر وہ بڑے اخلاق سے پیش آئے۔ اپنی باتیں سناتے رہے۔ اور ہماری سنتے رہے۔ گفتگو یہاں آکر ختم ہوئی کہ مولوی صاحب اور ہم پھر بھی تبادلہ خیالات کرتے رہیں گے۔ چونکہ مولوی صاحب کی اہلیہ صاحبہ بیمار ہیں اور اس کے سبب وہ پریشان بھی رہتے ہیں۔ اس لئے ہم نے مناسب سمجھا کہ بہت زیادہ ہم وہاں بیٹھے رہے۔ لہٰذا اظہار ہمدردی کرتے ہوئے قریباً ایک گھنٹہ کے بعد وہاں سے اٹھ آئے۔ پھر اور لوگوں کے پاس بھی گئے۔ اور تبلیغ کی۔ خاکسار۔ سید فضل الرحمٰن انجمن احمدیہ کوہ منصوری

ضلع کٹک

یوم التبلیغ کے موقعہ پر عاجز کے والد مولوی سید رسول بخش صاحب ایک دن قبل ہمارے غیر احمدی رشتہ داروں کے ہاں بمقام شادی پور روانہ ہوئے۔ وہاں مردوں اور عورتوں کو اچھی طرح تبلیغ کر کے اسی دن دھنی پور اور نوادہ تشریف لے گئے۔ جہاں ہمارے ایک احمدی بھائی کو غیر احمدیوں نے عرصہ سے تنگ کر رکھا ہے۔ وہاں کے ایک اہل حدیث مولوی صاحب سے (جو کہ تعلیم یافتہ ہیں) تبادلہ خیالات اور سلسلہ حقہ کے بارے میں اچھی طرح گفتگو ہوتی رہی۔ بعد گفتگو کے انہوں سلسلہ کی کتابوں کے مطالعہ کی خواہش کی۔ ان کی خواہش پر ریویو اردو کے چند پرچے اور کچھ ٹریکٹ برائے مطالعہ دئے گئے۔ اور ماہ شوال میں انہوں نے قادیان جانے کا وعدہ کیا۔ چند اور لوگوں کو بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آمد کی خبر اور موجودہ زمانہ میں احمدیوں کی خدمات اسلام بتائی گئیں۔

عاجز نے بھی اپنی بستی سرلو۔ نیا گاؤں میں تبلیغ کی۔

خاکسار:۔ عبد الباری سرلو نیا گاؤں

قادیان

انجمن احمدیہ حلقہ مسجد اقصیٰ کی طرف سے ۱۹۰ اشخاص دس دفود کی صورت میں ۱۲ دیہات میں تبلیغ کے لئے بھیجے گئے۔ تمام دیہات میں بڑا اچھا اثر ہوا۔ ایک گاؤں میں مخالفت کی گئی۔ اور مبلغین کو گاؤں سے نکالنے کی بھی کوشش کی گئی۔ لیکن صبر سے کام لیا گیا۔ جس کا بہت اچھا اثر ہوا

شیخ فضل حسین

جماعت احمدیہ محلہ دار العلوم نے جو بہت چھوٹا محلہ ہے چار گاؤں میں وفد روانہ کئے۔ بعض لوگوں نے قادیان میں تبلیغ کی۔ دو آدمیوں نے بیعت کرنے کا وعدہ کیا۔

محمد طفیل خاں

جماعت احمدیہ محلہ دار البرکات نے پانچ دیہات میں سات سات آدمیوں کے پانچ وفد روانہ کئے موضع بھیٹیاں میں ایک تبلیغی جلسہ کا انتظام کر کے تقریر کی گئی۔

فضل الٰہی سکرٹری تبلیغ

دہرم سالہ

جہاں تک ہو سکا تمام احمدی احباب نے غیر احمدیوں کو پیغام حق سنایا۔ اور شام تک اس کام میں معروف رہے۔

عزیز اللہ خاں

پٹھانکوٹ

تمام شہر اور موضع نقد پور میں تبلیغ کی گئی۔ شہر کے رؤسا اور مولویوں کو بھی تبلیغ کی گئی۔ عبد الکریم ناقد

مانسہرہ

تین صد ٹریکٹ تقسیم کئے گئے۔ اور شام کو سید محمد زمان شاہ صاحب بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی وکیل کے مکان پر ایک جلسہ منعقد کیا گیا۔ جس میں احمدیت کے متعلق تقاریر کی گئیں۔ مولوی محمد اعظم صاحب نے پیشگوئی مرزا احمد بیگ صاحب پر تقریر کی۔ جس کو پسند کیا گیا۔

محمد مقصود علی شاہ سکرٹری تبلیغ

تخنہ غلام نبی

میں اور مولوی غلام رسول صاحب نصف دن تک اپنے گاؤں میں تبلیغ کرتے رہے۔ جس کا اچھا اثر ہوا۔ ایک آدمی نے اسی وقت بیعت کا خط لکھ دیا۔ اس کے بعد موضع نوشہر اور سہل چک میں جا کر تبلیغ کی۔

محمد فضل کریم خاں سکرٹری تبلیغ

رحیم یار خاں

۳۰ ستمبر یوم التبلیغ کو غیر احمدیوں میں خوب تبلیغ کی گئی باوجودیکہ میں یہاں اکیلا احمدی ہوں۔ چالیس نفوس تک پیغام حق پہنچایا۔ سعید الفطرت طبائع احمدیت کی طرف جھکی ہوئی ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں جلد از جلد قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ تبلیغ تقریر اور لٹریچر کے ذریعہ کی گئی

نور الٰہی

عارف والہ

صبح ۶ بجے سے لے کر ۱۰ بجے تک ٹریکٹ تقسیم کئے گئے۔ اور انفرادی تبلیغ کی گئی۔ ٹریکٹ مختلف قسم کے تھے۔ (۱) سیرت مسیح موعود ۵۰ عدد (۲) ہمدردانہ خطوط ۱۰۰ عدد (۳) اہل اسلام کس طرح ترقی کر سکتے ہیں ۵۰ عدد (۴) مولوی ثناء اللہ صاحب کے ساتھ آخری فیصلہ ۲۰۰ عدد۔ اس کے بعد احباب جماعت تبلیغ کے لئے باہر چکوں میں گئے۔ چک ۱۳/۱۳۳ ای بی میں جو عرصہ سے ہمارے زیر تبلیغ ہے۔ ایک جلسہ کا انتظام کیا جس میں خاکسار نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ضرورت اور آپ کے دعاوی پر تقریر کی۔ چراغ دین احمدی

کوٹ باجوہ

یوم التبلیغ بڑی عمدگی سے منایا گیا۔ اتوار کی صبح کو تمام افراد جماعت کے گروپ بنا کر تبلیغ کے متعلق ضروری ہدایات دی گئیں۔ اس کے بعد جہاں جہاں ان کے رشتہ دار تھے چلے گئے۔ تمام دن تبلیغ کی گئی۔ قریباً ۲۰۰ اشخاص کو پیغام حق سنایا گیا۔ بعض مقامات پر لوگوں نے پہلے ہی سے مولویوں کو بلوایا ہوا تھا۔ تاکہ مناظرہ گفتگو ہو۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر طرح ہمارا اثر اچھا رہا

رحمت خاں سکرٹری تبلیغ

مڈھ رانجھہ

یوم التبلیغ حتی الوسع کوشش سے منایا گیا۔ مولوی رفیع الدین صاحب امیر جماعت نے جمعہ کے دن گروپ مقرر کر دئے تھے۔ جس کے مطابق ہر گروپ نے تبلیغ کی۔ ۸ بجے سے بارہ بجے تک ایک جلسہ کا انعقاد کیا گیا۔ جس کو جھنڈیوں اور قطعات سے آراستہ کیا گیا۔ سید عبد القادر صاحب۔ مولوی رفیع الدین صاحب۔ میاں محمد اسمٰعیل صاحب اور خاکسار نے تقاریر کیں۔ بہت اچھا اثر ہوا۔ احمدی مستورات اور بچوں نے بھی تبلیغ میں پورا پورا حصہ لیا۔

مہدی شاہ احمدی

چک ۹۹ سرگودہا

یوم التبلیغ کے متعلق جماعت کے افراد کو پہلے ہی مطلع کر کے ہدایات دیدی گئیں تھیں۔ ۳۰ ستمبر کو جماعت کے سب افراد نے بڑے شوق سے فریضہ تبلیغ ادا کیا۔

حمید اللہ سکرٹری تبلیغ

کوہاٹ

تمام افراد جماعت نے اپنے اپنے رشتہ داروں میں کوہاٹ احمد نگر اور بہادر کوٹ میں تبلیغ کی۔ ٹریکٹ بھی تقسیم کئے مخالفین کی طرف سے مخالفت بہت ہوئی۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلاف ایک اشتہار کی بھی اشاعت کی گئی۔ مگر تبلیغ کے عام ہونے کی وجہ سے پبلک پر اس کا اثر نہ ہوا۔

چراغ دین مولوی فاضل

لنڈی کوتل

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے یوم التبلیغ بڑی عمدگی سے منایا گیا۔ احباب جماعت نے خوب تبلیغ کی۔ اور لٹریچر تقسیم کیا۔

خاکسار:۔ شمس الدین

پھمبیاں ضلع ہوشیارپور

موضع ننداچور۔ دھالیاں۔ رائے پور اور چلپر میں تبلیغ کی گئی۔ اچھا اثر ہوا۔

مولا بخش

طالب پور پھنگواں

جمعہ میں تمام احباب کو یوم التبلیغ کے متعلق الفضل میں جو اعلان شائع ہوتے رہے ہیں پڑھ کر سنائے گئے اور تبلیغ کے متعلق ضروری ہدایات دی گئیں۔ چوہدری نذیر احمد صاحب انسپکٹر کوآپریٹو سوسائٹی کا ایک مضمون پڑھ کر سنایا گیا۔ اور آپ کے حکم کے مطابق افراد جماعت کے چھ گروپ بنائے گئے

فوجی ملازمت کرنے والے احمدی نوجوانوں کے لئے موقع

رائل انڈین نیوی کے لئے بھرتی

مذکورہ بالا محکمہ میں بھرتی کے لئے ایک ریکروٹنگ آفیسر ۹ اکتوبر کو راولپنڈی سے صبح ۷ بجے روانہ ہوکر ۱۰ بجے شادی خاں پہنچیں گے۔ وہاں بھرتی کریں گے۔ اور ۱/۲ ۲ بجے وہاں سے روانہ ہوکر ۵ بجے شام فتح جنگ پہنچ جائیں گے۔ رات وہاں ٹھہریں گے۔ ۱۰ کو صبح ۱۰ بجے روانہ ہوکر ایک بجے پنڈی گھیپ پہنچ کر رات وہاں قیام کریں گے۔ ۱۱ کو وہاں بھرتی کریں گے ۱۲ کو صبح ۱۰ بجے وہاں سے روانہ ہوکر ۲ بجے مری پہنچ جائیںگے ۱۳۔۱۴ وہیں بھرتی کریں گے۔ ۱۵ کو صبح ۱۰ بجے وہاں سے چلکر ۲ بجے گوجر خاں پہنچ جائیں گے۔ جہاں رات ٹھہریں گے۔ اور ۱۶ کو وہاں بھرتی کریں گے۔ ۱۷ کو گوجر خاں سے روانہ ہوکر ڈنگہ ۲ بجے پہنچیں گے۔ رات وہاں ٹھہر کر ۱۸ کو وہاں بھرتی کریں گے ۱۹ کو ۱۰ بجے وہاں سے روانہ ہوکر ایک بجے چوہا سیدن شاہ پہنچ جائیں گے۔ رات وہاں رہ کر ۲۰ کو وہاں بھرتی کریں گے۔ ۲۱ کو بھی وہیں رہیں گے۔ ۲۲ کو صبح ۸ بجے وہاں سے روانہ ہوکر ۱۰ بجے چکوال پہنچ کر وہاں بھرتی کریں گے۔ ۲۳ کو ۱۰ بجے چکوال سے چلکر ۴ بجے شام جہلم پہنچیں گے۔ رات وہاں رہ کر ۲۴ کو وہاں بھرتی کریں گے۔ ۲۵ کو جہلم ٹھہریں گے۔ جہاں تمام رنگروٹ پہنچ جائیں۔ ۲۶ کو ۲ بجکر ۵۲ منٹ پر جہلم سے روانہ ہوکر ۲۸ کو صبح ۷ بجے بمبئی پہنچ جائیں گے۔

اس بات کو نوٹ کر لیا جائے۔ کہ فتح جنگ میں بھرتی نہیں ہوگی۔ صرف قیام ہوگا۔ آمد و روانگی کے اوقات تخمیناً لگائے گئے ہیں۔ اس محکمہ میں بھرتی کے لئے حسب ذیل شرائط ہیں۔

(۱) امیدوار ۱۷ سال سے کم اور ۱۸ سال سے زیادہ کا نہ ہو۔

(۲) قد کم از کم ۵ فٹ ایک انچ ہو۔

(۳) جسمانی صحت اچھی ہو۔ نظر اور شنوائی کا خاص خیال رکھا جاتا ہے۔

(۴) امیدوار مسلمان ہو۔ اور اس قوم سے تعلق رکھتا ہو۔ جو فوج میں بھرتی کی جاتی ہے۔

(۵) امیدوار کے والدین بھرتی پر رضامند ہوں۔ اور بوقت بھرتی حاضر ہوں

(۶) امیدوار کسی ضلع کا ہو۔ سوائے ضلع ہزارہ کے۔ اسے اپنی نزدیک کی بھرتی والی جگہ پر وقت مقررہ پر حاضر ہونا چاہیئے بھرتی نہ ہوسکنے پر کوئی کرایہ وغیرہ کسی امیدوار کو نہیں دیا جائیگا

(۷) امیدوار کم سے کم لوئر مڈل پاس ہو۔ اس سے زیادہ جتنی تعلیم ہو۔ اچھی ہے۔

(۸) امیدوار کو ۱۲ سال کے لئے اقرارنامہ دینا ہوگا۔

(۹) امیدوار کو شروع میں ۱۵ روپے تنخواہ اور راشن وردی بستر کھانے کے برتن۔ نیز ہر ضروری سامان سرکاری مفت ملے گا عرصہ ۶ ماہ کے بعد ہوشیار لڑکوں کا انتخاب ہوگا۔ اور کچھ امتحان بھی جس میں کامیاب ہونے والے امیدوار وائرلیس ٹیلیگرافی کے لئے چنے جائیں گے۔ یا ڈائرکٹ پنجاب سے وائرلیس کے واسطے امیدوار بوقت بھرتی چنے جائیں گے۔ بھرتی ہونیوالے قریب کے مقام پر پہنچ کر بھرتی ہونے کی کوشش کریں گے

اعلان بابت منشی محمد دین صاحب کلرک امور عامہ

دفتر امور عامہ جماعت کے قابل شادی لڑکوں اور لڑکیوں کے رشتوں کی تلاش میں والدین کی امداد کرتا ہے۔ اس سلسلہ میں ایک رشتہ کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کا نام استعمال کیا گیا۔ یعنی لڑکی والوں کو لکھا گیا۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ تجویز کرتے ہیں۔ حالانکہ یہ امر خلاف واقعہ تھا۔ تحقیق میں علاوہ بعض اور لوگوں کے منشی محمد دین صاحب کلرک دفتر امور عامہ کا قصور بھی ثابت ہوا۔ باقی لوگوں کے متعلق تحقیق ہو رہی ہے۔ منشی محمد دین صاحب کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے مندرجہ ذیل ارشاد فرمایا ہے

"کلرک (منشی محمد دین صاحب) کا قصور ثابت ہے اسے علم ہوتے ہی خبر کرنی چاہیئے تھی۔ یہ انتہا درجہ کی بدنظمی ہے۔ کہ خلیفۂ وقت کا نام اس طرح ناجائز طور پر استعمال کیا جائے۔ کلرک کی ایک سال کی ترقی روک دی جائے۔ اور اخبار الفضل میں اس واقعہ اور اس سزا کا ذکر شائع کیا جائے۔ امور عامہ کے کلرک کا اوپر بہت سے امور میں خلاف تقوےٰ ثابت ہو رہا ہے۔ اگر مومنانہ رنگ اختیار نہ کرینگے۔ تو میں انہیں الگ کرنے پر مجبور ہوں گا"۔

ناظر امور عامہ

کالیکٹ (مالابار) میں احمدیہ پبلک لائبریری

سلسلہ سے دلچسپی رکھنے والے کالی کٹ کے بعض احباب کو مدت سے یہ شکایت تھی۔ کہ یہاں جماعت کے پاس کوئی پبلک مکان نہ ہونے کی وجہ سے سلسلہ کے متعلق واقفیت بہم پہنچانے اور آزادانہ طور پر تحقیق کرنے میں دقتیں پیش آتی ہیں۔ ان کی اس شکایت کے تدارک اور سلسلہ کی اشاعت اور عوام کو احمدیت سے مانوس کرنے کی نیت سے اگست میں ایک مکان ساڑھے گیارہ روپیہ ماہوار کرایہ پر لے کر "احمدیہ پبلک لائبریری" کے نام سے ایک لائبریری اور ریڈنگ روم قائم کیا گیا ہے۔ جس میں انگریزی اور ملیالم زبان کی کئی کتابیں اور مختلف قسم کے اخبارات اور رسالے فراہم کئے گئے ہیں۔ اور مزید کتابوں کے حصول کے لئے کوشش جاری ہے۔ لائبریری اگرچہ ابھی قائم ہوئی ہے لیکن اخباربینی اور مطالعہ کتب کے شائقین اور مختلف خیال کے لوگ لائبریری میں آتے رہتے ہیں اس لئے مجھے جو عموماً عصر سے لیکر عشاء تک لائبریری میں موجود رہتا ہوں۔ ان سے گفتگو کرنے اور سلسلہ سے انکو مانوس کرنے کا اچھا موقعہ مل جاتا ہے۔ لائبریری کے قیام کی اصل غرض تو تبلیغ احمدیت ہے۔ اس لئے خدا تعالیٰ کے فضل پر بھروسہ کرتے ہوئے ہمیں امید ہے۔ کہ اگر لوگوں کی آمد و رفت کا یہ سلسلہ ترقی کرتا رہا۔ تو احمدیت کے پیغام کو زیادہ لوگوں تک پہنچانے اور سلسلہ کی طرف ان کو راغب کرنے میں یہ لائبریری بڑی ممد ثابت ہوگی۔ لائبریری میں آنے والوں سے گفتگو کرنے کے علاوہ ہر اتوار کو جب خاکسار کالی کٹ میں موجود ہوتا ہے۔ لائبریری کے ہال میں لیکچر بھی دیا جاتا ہے۔ لائبریری اگرچہ خاکسار کی زیر نگرانی ہے لیکن اس کے چلانے اور ضروری انتظام کے انصرام کے لئے ایک احمدی نوجوان کو جو تبلیغ کا بڑا شائق ہے۔ بطور لائبریرین مقرر کیا گیا ہے۔ جو اپنے فرائض کو بڑی تندہی سے انجام دے رہا ہے۔ لائبریرین کے ضروری اخراجات مکان کا کرایہ اور متفرق ضروریات ان امور کے لئے ماہوار ایک اچھی خاصی رقم درکار ہے۔ جو کالی کٹ کی غریب اور مختصر جماعت کی طاقت سے بالا ہے۔ اخراجات کی بہم رسانی کے لئے والہانہ امید اور فضل الٰہی پر بھروسہ کے سوا کوئی معقول ذریعہ نہیں ہے۔ موپلوں کو الٰہی سلسلہ کی طرف مائل کرنے اور آسمانی پیغام کو ان تک پہنچانے کے لئے مدت کے غور کے بعد خاکسار نے یہ تجویز کی ہے۔ لہٰذا احباب کرام سے التجا ہے۔ کہ وہ اس لائبریری کے خوشکن مستقبل اور اسکی اصل غرض کی تکمیل کے لئے دعا فرمائیں۔ ماہ جون میں ۸ صفحہ کا ایک ٹریکٹ دو ہزار کی تعداد میں اور ۲۴ صفحہ کا ایک رسالہ ڈیڑھ ہزار کی تعداد میں شائع کیا گیا۔ اب اگست میں ۳۲ صفحہ کا ایک رسالہ ایک ہزار کی تعداد میں شائع کیا گیا ہے۔ ان تینوں کی اشاعت پر قریباً ۸۰ روپے

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

لنڈن سے ۴ اکتوبر کی اطلاع کے مطابق جاپان کے وزیر جنگ کی طرف سے یہ اعلان شائع کیا گیا ہے کہ جاپان کو چین میں نہ صرف روس کا ہی بلکہ امریکہ کا بھی مقابلہ کرنا پڑیگا۔ روس کے پاس اس وقت اگرچہ چھ ہزار اور جاپان کے پاس ایک ہزار ہوائی جہاز ہیں۔ لیکن اس کے باوجود جاپان روس کا مقابلہ کرے گا۔ امریکہ کی طرف سے اس اعلان کا جواب یہ دیا گیا ہے۔ کہ امریکہ چین میں جاپان کی ہستی کا خاتمہ کردے گا۔ وہ کسی صورت میں بھی جاپان کو چین میں بسنے نہیں دے گا۔ اس وقت جاپان اور امریکہ میں زبردست جنگ کا خطرہ ہے۔

جامعہ ازہر مصر کے ایک پروفیسر صاحب فردوسی کے شاہنامہ کا عربی میں ترجمہ کر رہے ہیں۔

مسز کملا نہرو کے متعلق الہ آباد سے ۳ اکتوبر کی خبر ہے۔ کہ ان کی حالت بہت تشویش ناک ہے۔ ڈاکٹروں کا مشورہ ہے۔ کہ انہیں فوراً کسی پہاڑی مقام پر بھیجا جائے۔

مسٹر پٹیل نے ۳ اکتوبر کو احمد آباد میں گجرات کانگریس کمیٹی کے اجلاس کی صدارت کرتے ہوئے کہا۔ کہ گاندھی جی کی کانگریس سے علیحدگی کانگریس کے لئے تقویت کا موجب ہو گی۔

مسٹر ینگ چیف جسٹس ہائی کورٹ لاہور ۳ اکتوبر کو فرنٹیر میل سے لاہور پہنچے۔ سٹیشن پر استقبال کے لئے بہت سے معززین موجود تھے۔

گورنر پنجاب ۳ اکتوبر کی اطلاع کے مطابق شملہ سے لاہور آ گئے۔ ریلوے سٹیشن سے گورنمنٹ ہاؤس تک پولیس اور سی آئی ڈی کا باقاعدہ انتظام تھا۔

جاپانی تاجروں کی انجمن ہند کا ایک برقیہ لاہور سے ۳ اکتوبر کی اطلاع کے مطابق شمالی ہند کے ایوان تجارت کو موصول ہوا ہے۔ کہ انجمن ہذا اور ہندوستان ریشمی کپڑا بھیجنے والے تاجروں کی انجمن کی ہدایات کے بموجب میں آپ کو مطلع کرتا ہوں۔ کہ جاپان میں ہولناک طوفان باد بالخصوص اوساکا میں آندھی سے جو تباہی پھیلی ہے۔ اس کے باعث جاپان کے تاجروں کے لئے معاہدات کے مطابق مال بھیجنا ناممکن ہے۔

ریزرو بنک کے قیام کے متعلق شملہ سے ۴ اکتوبر کی اطلاع کے مطابق حکومت ہند نے مندرجہ ذیل ہوا بجا پروگرام کا بذریعہ کمیونک اعلان کیا ہے۔ ریزرو بنک کو باقاعدہ مرتب کیا جائے۔ اور ۱۹۳۵ء میں سنٹرل بورڈ کے ارکان باقاعدہ نامزد کر دئیے جائیں۔ امید کی جاتی ہے کہ بورڈ ۱۹۳۵ء کے آغاز میں حصوں کا نفاذ کرے گا۔ اس پروگرام کے مطابق ریزرو بنک کا کام یکم اپریل سے جاری ہو جائے گا۔

سرحدی کونسل کے سرمائی اجلاس کے متعلق نتھیا گلی سے ۳ اکتوبر کی اطلاع ہے۔ کہ اس کا آغاز ۲ نومبر کو پشاور میں ہوگا۔

سر ہیری ہیگ لکھنؤ سے ۴ ستمبر کی اطلاع کے مطابق یوپی کے گورنر بنائے گئے ہیں۔ آپ کے خیر مقدم کرنے اور سابق گورنر سر میلکم ہیلی کو خیر باد کہنے کے لئے بڑی تیاریاں ہو رہی ہیں۔

معاصر ٹریبون کو اطلاع ملی ہے۔ کہ جنیوا میں ایک اسلامی لیگ کے قیام کی تجویز ہو رہی ہے۔ جس کا مقصد اسلامی ممالک کے مابین رشتہ اتحاد قائم کرنا ہوگا۔

نتھو رام مقتول کے قتل کے مقدمہ کی سماعت شروع ہونے سے پہلے کراچی سے ۴ اکتوبر کی اطلاع ہے۔ کہ وہاں دفعہ ۱۴۴ نافذ کر دی جائیگی۔

کرنل کالون وزیر اعظم کشمیر کی رخصت کے سلسلہ میں معلوم ہوا ہے۔ کہ آپ کے بعد سر جے دلال جوڈیشل منسٹر قائم مقام ہونگے۔ حکومت نے چار ماہ کے عرصہ کے لئے باہر سے کسی اور شخص کی خدمات حاصل کرنا مناسب خیال نہیں کیا۔

جموں سے ۴ اکتوبر کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ دربار کشمیر نے ریاست جموں وکشمیر کے علاقہ میں مندرجہ ذیل ہندوستانی ریاستوں کی دیا سلائیوں کی درآمد کی ممانعت کردی ہے۔ جوناگڑھ۔ پوربندر۔ گونڈل۔ راجپوتانہ۔ سرمور۔ کوٹہ۔ پالم پور۔ مغربی کاٹھیاواڑ۔ نانا ودا۔ نانا دیوی۔ دیرپور۔ وی ایس ناجا۔ منارہ۔ نوانگر اور جسوال

بمبئی سے ۴ اکتوبر کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ وہاں کے کمیونسٹوں نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ بمبئی کانگریس کے اجلاس کے پہلے دن کانگریس کے خلاف مظاہرہ کیا جائے وہ جلوس کی صورت میں کانگریس پنڈال تک جائیں گے ان کے پاس سرخ جھنڈے ہونگے۔ کانگریس پنڈال میں زبردستی داخل ہونے اور پلیٹ فارم پر قبضہ کرنے کی کوشش کریں گے۔

لاہور سے ۴ اکتوبر کی اطلاع کے مطابق سی آئی ڈی پولیس کو کھوٹے روپے بنانے کی سازش کا سراغ مل گیا ہے

لکھنؤ سے ۴ اکتوبر کی اطلاع کے مطابق ہز ایکسی لنسی سر میلکم ہیلی چانسلر لکھنؤ یونیورسٹی ۲۶ نومبر کو کانووکیشن میں تقریر کریں گے۔

بنگال کے قانون انسداد دہشت انگیزی کے ماتحت ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ مدناپور نے ۱۳ اکتوبر کی اطلاع کے مطابق مندرجہ ذیل حکم مدناپور کے مقامی مدارس کے نام جاری کیا ہے کوئی ہندو طالب علم ایسے مڈل یا ہائی سکول میں تعلیم حاصل نہیں کر سکتا جس کا فاصلہ اس کے گھر سے تین میل سے زیادہ ہو۔ اگر کوئی سکول تین میل کے اندر اندر نہ ہو۔ تو اس کو نزدیک ترین سکول میں داخل ہونے کی اجازت دی جائے گی لیکن اس صورت میں اسے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی تحریری اجازت حاصل کرنی ہوگی۔

کانگریس پارلیمنٹری بورڈ نے بمبئی سے ۳ اکتوبر کی اطلاع کے مطابق اسمبلی کے امیدواروں سے استدعا کی ہے کہ وہ فرداً فرداً حکومت سے درخواست کریں۔ کہ وہ دفعات جن کے ماتحت ایک شخص جو عدالت فوجداری کی طرف سے ایک سال سے زیادہ کا سزا یافتہ ہو۔ اسمبلی میں کھڑا نہیں ہو سکتا۔ ان سے امیدواروں کو مستثنیٰ کر دیا جائے۔

سر تیج بہادر سپرو کے متعلق بمبئی سے ۶ اکتوبر کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ آپ بنگال کے گورنر بنائے جانے والے ہیں۔ گورنر بنگال جو رخصت پر ہیں۔ بہت ممکن ہے کہ واپس نہ آئیں۔ اور آپ کو ان کی جگہ پر متعین کیا جائے

کراچی سے ۶ اکتوبر کی اطلاع کے مطابق نتھو رام آریہ مقتول کے ملزم عبدالقیوم نے درخواست دی تھی کہ ابوالکلام آزاد۔ ڈاکٹر محمد اقبال۔ مولوی کفایت اللہ وغیرہ مسلم لیڈروں کو بطور گواہ بلانے کی اجازت دی جائے یہ درخواست نامنظور کر دی گئی۔

کلکتہ یونیورسٹی کے ایک بنگالی طالبعلم کے متعلق شملہ سے ۱ اکتوبر کی خبر ہے۔ کہ اس نے ہمالیہ کی ۲۸ ہزار فٹ بلند چوٹی پر پہنچ کر ریکارڈ مات کر دیا ہے۔

اڑلیسہ کے متعلق کٹک سے ۱ اکتوبر کی خبر ہے کہ ایک نہایت معتبر ذریعہ سے معلوم ہوا ہے کہ ۱۹۳۵ء میں ملک معظم

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا۔ اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ غلام نبی